ظل السلطان

رجسٹرڈ نمبر ین ۱۶۷ | قیمت [illegible] مع محصول ڈاک | مرتبہ محمد امین زبیری
جلد ۳ | ماہ فروری ۱۹۱۶ء | نمبر ۹

فہرست مضامین

(۱) سال گذشتہ کی رخصت اور نئے سال کا خیر مقدم ۱-۵
مسز علی اکبر صاحبہ

(۲) دیانت ۶-۸
ب بیگم صاحبہ

(۳) دلچسپ مکالمہ ۸-۱۶
بلقیس بیگم صاحبہ

(۴) ہمارا پہلا غمناک سفر اور ایک پُراسرار خاتون ۱۶-۲۶
م ب صاحبہ

(۵) عراق عرب میں شادی کا طریقہ ۲۶-۳۴
اہلیہ صاحبہ سید ہمایون مرزا صاحب

(۶) مختلف ممالک میں نسبت اور شادی کی رسوم ۳۴-۳۹
محمد عظمت الٰہی صاحب زبیری متعلم محمڈن کالج علیگڈھ

(۷) ملکہ بلقیس فرمانروائے ملک یمن ۳۹-۵۶
مولوی سعید الدین صاحب

(۸) الطلاق ۵۶-۶۰
مولوی عبد السلام صاحب ندوی

[illegible] بھوپال باہتمام مولوی محمد حبیب اللہ مہتمم مطبع ریاست سلطانیہ میں طبع ہو کر دفتر سے شائع ہوا
(قیمت فی پرچہ [illegible])

MAKAIAS. J. 15. 166. 4

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in

ظل السلطان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۶۷ | قیمت ے؍ مع محصول ڈاک | مرتبہ محمد امین زبیری

جلد ۳ | ماہ فروری ۱۹۱۶ء | نمبر ۹

فہرست مضامین

(۱) سال گذشتہ کی رخصت اور نئے سال کا خیر مقدم — ۱-۵
مسز علی اکبر صاحبہ

(۲) دیانت — ۶-۸
ب بیگم صاحبہ

(۳) دلچسپ مکالمہ — ۸-۱۶
بلقیس بیگم صاحبہ

(۴) ہمارا پہلا غمناک سفر اور ایک پُر اسرار خاتون — ۱۶-۲۶
م ب صاحبہ

(۵) عراق عرب میں شادی کا طریقہ — ۲۶-۳۴
اہلیہ صاحبہ سید ہمایوں مرزا صاحب

(۶) مختلف ممالک میں نسبت اور شادی کی رسوم — ۳۴-۳۹
محمد عظمت الٰہی صاحب زبیری متعلم محمڈن کالج علیگڈھ

(۷) ملکہ بلقیس فرمانروائے ملک یمن — ۳۹-۵۷
مولوی سعید الدین صاحب

(۸) الطلاق — ۵۷-۶۰
مولوی عبد السلام صاحب ندوی

مقام اشاعت ... چھپا ... باہتمام مولوی محمد حبیب اللہ مہتمم مطبع ... ریاست ... طبع ہو کر دفتر ... سے شائع ہوا

(قیمت فی پرچہ ۲؍)

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in

مقاصد و قواعد و ضوابط

۱۔ اس رسالہ کا مقصد خواتین ہند مین اشاعت و ترویج تعلیم اور انکے لئے مفید و کار آمد معلومات کا فراہم کرنا ہے سیاسی مضامین یا ایسے مضامین جو خلاف ادب و حیا ہون یا جس سے مذہبی منافرت و تعصب پیدا ہو یا ذاتیات پر مبنی ہون شائع نہین کئے جاوینگے۔

۲۔ یہ رسالہ ہر انگریزی مہینے مین ایک مرتبہ ریاست بھوپال سے شائع ہوگا۔

۳۔ قیمت سالانہ مع محصول ڈاک ۱۲ہر حالت مین پیشگی لیجاویگی۔

۴۔ مضامین کے متعلق تمام خط و کتابت اڈیٹر کے نام اور ترسیل زر و دیگر نامہ و پیام منیجر کے نام ہونا چاہئے۔

زنانہ مراسلت ہر قسم کی اڈیٹرس ظل السلطان کے نام سے کیجاوے۔

۵۔ تمام اصحاب و خواتین سے التماس ہے کہ خط و کتابت مین نام و پتہ صاف و خوشخط تحریر فرمائین مضمون نگار براہ مہربانی مضامین صاف خط مین اور صفحہ کے ایک کالم پر تحریر فرمائین مضمون نگار خواتین کا نام اگر اجازت دیجائیگی تو ظاہر کیا جائیگا ورنہ نہین۔

۶۔ بہترین مضمون نگار خواتین کو ہر سال ۱۷۔ ربیع الاول کو جو حضور سرکار عالیہ فرمانروائے بھوپال کی سالگرہ صدر نشینی کی تاریخ سعید ہے ایک تحفہ موسومہ "سلطانیہ پرائز" دیا جائیگا مضمون کا انتخاب ایڈیٹر کلب کی منتخبہ کمیٹی کریگی۔

اعلی مضامین پر فی صفحہ ظل السلطان ۸ سے لیکر عہ تک اجرت دیجائیگی اور مضامین اُجرتی کا فیصلہ ایک کمیٹی کریگی جو نہایت قابل اصحاب سے مرکب ہے اُن طالبات مدارس نات کے لئے جو ظل السلطان مین بتصدیق لیڈی سپرنٹنڈنٹ یا معلمہ اول مضامین لکھکر بھیجین تین انعام عہ، عہ، عہ کے مقرر ہین جو سالانہ تقسیم ہونگے

۷۔ اگر رسالہ کا کوئی نمبر نہ پہونچے تو تاریخ اشاعت سے دس روز کے اندر طلب فرمائین بعد اسکے تعمیل نا ممکن ہے

ظل السلطان

سال گذشتہ کی رخصت اور نئے سال کا خیر مقدم

سال کی اخیر رات کو عشرت آرا اپنے کمرے مین آرام کرسی پر لیٹی ہوئی بحر تفکرات مین غوطے لگا رہی تھی کمرے مین لیمپ کی تیز روشنی پھیلی ہوئی تھی لیکن عشرت آرا کی نگاہون مین ہر چہار طرف اندھیر اتھا اور وہ رہ رہکر وہ سرد آہین لے رہی تھی۔

ایک دفعہ اُس نے کسی قدر زور سے اُف کیا اور آہستہ آہستہ کہنے لگی سال کے آغاز مین مین نے کیا کیا ارادے کئے تھے اور کیسے کیسے منصوبے قائم کئے تھے۔لیکن افسوس بہت سے تو میری سستی اور وعدہ فردا کے شکار ہوے اور بہتیرے ادہورے ہی رہ گئے۔کام جو کیا تو یہ کیا کہ کھایا اور سو رہے یا اِدھر اُدھر کی باتین بنائین، وعدہ خلافیان کین غرضکہ سارا سال یون ہی گذرا۔ایک کام بھی خدا کی خوشنودی یا قوم کی بہتری کے لئے نہ کیا۔افسوس صد ہزار افسوس اس وقت جو مین مر جاؤن

توجہنم کے دروازے میرے لئے کُھلے ہون گے۔ یہ خیال آتے ہی وہ خوف اور تکلیف سے چلا اٹھی۔ رنگ زرد ہوگیا اور آنکھین بند ہوگئین۔ اور آہستہ آہستہ ٹہلتی ہوئی اپنے وسیع پائین باغ کی جانب چل نکلی جس کے خوشنما پھولون پر نظر پڑتے ہی دست شوق دراز ہوجاتے اور جس کے سرسبز درختون کی ڈالیان جھوم جھوم کر لوگون کو مدعو کر رہی تھین۔ ابھی وہ باغ سے فاصلہ پر تھی کہ چند معصوم بچے سردی سے ٹھٹھرے ہوے پھٹے پرانے کپڑے پہنے آکر اس کے گرد جمع ہوگئے کسی نے آنچل پکڑا کسی نے دامن اور چلا چلا کر رونے لگے۔ عشرت آرا ان لڑکون کو پہچانتی نہ تھی لیکن ان بچون کے رونے سے اسکا جگر پھٹا جاتا تھا۔ حیران تھی کہ انھین کس طرح خاموش کراؤن۔ اتنے مین یہ آواز آئی "چھوڑ دو میرے بچے انھین جانے دو" عشرت آرا نے جو نظر اُٹھا کر دیکھا تو سامنے ایک سفید پوش ضعیفہ نظر آئی جس کا چہرہ نور سے منور تھا۔ اُس ضعیفہ کو دیکھکر بچے روتے ہوے پیچھے ہٹے اور عشرت آرا کی طرف اشارہ کرکے کچھ کہنا چاہتے تھے۔ لیکن عشرت آرا کی سمجھ مین نہ آیا کہ وہ کیا کہہ گئے۔ اُس نے ضعیفہ کی طرف استفسارانہ نظر سے دیکھا اور کہا کہ یہ بچے آکر مجھ سے کیون لپٹ گئے اور میری بابت کیا کہہ رہے ہین۔ ضعیفہ نے ایک آہ سرد بھری اور جواب دیا "یہ بے ماں باپ کے یتیم بچے ہین جنکی پرورش کا دار و مدار خدا کے رحم دل بندون کی فیاضی پر ہے۔ امسال تمھارے شہر مین جو زنانہ مجلس منعقد ہوئی تھی جس مین یہ طے پایا تھا کہ یتیم بچون کے لئے موسم سرما کا لباس تیار کیا جائے اور تم نے بھی امداد دینے کا وعدہ کیا تھا لیکن وفا نہ کیا اور علالت طبع کی جھوٹی خبر بھیجکر شریک جلسہ نہ ہوئین۔ چونکہ تم [illegible]

ممتاز درجہ رکھتی ہو تمھاری ناسازی طبیعت اور غیر حاضری کے خیال سے جلسہ کا منعقد کیا جانا ملتوی ہوگیا اور اب تک یہ غریب بچے سردی کی تکلیف اٹھا رہے ہین۔

یہ سنتے ہی عشرت آرا کا کلیجہ سن سے ہوگیا۔ اپنی غلطی پر نادم ہوئی اور کچھ دے دلا کر اُن بچون کو رخصت کرنے کے خیال سے جیب مین ہاتھ ڈالا۔ اِدھر اُدھر ٹٹولا لیکن ایک پیسہ بھی دستیاب نہ ہوا۔ سر جھکا کر دست حسرت ملنے لگی کہ اب کیا کرے۔ کچھ دیر بعد سر اُٹھا کر دیکھا تو وہ ضعیفہ مع اُن بچون کے چلی گئی تھی۔ اور عشرت آرا تنہا کھڑی ہوئی گذرے وقت کو حسرت کے ساتھ یاد کر رہی تھی۔

عشرت آرا نے پھر باغ کی جانب قدم بڑھایا لیکن تھوڑی دور نہ گئی تھی کہ سامنے چند کم سن بھولی بھالی لڑکیان ملول اور غمگین بیٹھی اشک حسرت بہاتی ہوئی نظر آئین جنھین دیکھتے ہی عشرت آرا کے پاؤن زمین نے تھام لئے کیونکہ وہ انھین بخوبی پہچانتی تھی کہ یہ اُسی کے کنبے کی کم سن بیوائین ہین جنکے نکاح کے لئے کوشش ہو رہی تھی لیکن عشرت آرا نے باعث ننگ و رسوائی سمجھکر رد کر دیا تھا اور یہ معصوم بچیان اس سن مین ہزارون قسم کی مصیبتین جھیل رہی تھین۔ عشرت آرا نہین چاہتی تھی کہ اُن سے آنکھین چار کرے لیکن انھون نے اسے دیکھ لیا اور اس پر لعنت بھیجتی ہوئی نظرون سے اوجھل ہوگئین۔ اب تو عشرت آرا کچھ ایسی پشیمان ہوئی کہ گھنٹون وہین کھڑی آنسو بہاتی رہی۔ اپنی سستی اور نادانی پر پچھتائی۔ دل سے وعدے کئے۔ امیدین دلائین کہ انشاء اللہ تعالے اب مین ضرور ان کامون کو پورا کرون گی۔

MAULANA ABUL KALAM AZAD INSTITUTE OF ASIAN STUDIES
Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in

شوق گلگشت نے پھر عشرت آرا کے قدم آگے بڑھائے اور دل سی یہ باتین کرتی ہوئی چلی کہ اس باغ کو ایک نظر دیکھہ لون پھر گھر چل کر ان معصوم روحون کی تکالیف کو رفع کرون گی۔ جون جون باغ قریب ہوتا جاتا تھا خوشی کی لہرین بحر دل مین موج زن ہوتی جاتی تھین جب قریب پہونچی تو نگاہ شوق جانب باغ دوڑائی دیکھا کہ ایک قدآور بارعب، عمر رسیدہ شخص جس کے چہرہ کا ایک بڑا حصہ ڈاڑھی اور مونچھہ نے چھپا رکھا تھا سیاہ لباس زیب تن کئے باغ کے دروازہ کے پاس استادہ ہے اور اسی کے جانب دیکھہ رہا ہے نہ جانے اُن نگاہون مین کیا تاثیر تھی کہ عشرت آرا آنکھین چار کرتے ہی لرز گئی۔ ہاتھہ پاؤن پھول گئے۔ قدم اُٹھانا دوبھر ہوگیا جسم مین سنسنی سی پیدا ہوگئی۔ اُس شخص نے اس کی طرف غور سے دیکھا اور صاف اونچی آواز مین کہا:۔

"میرا نام ملک الموت ہے۔ بحکم باغبان قضا و قدر تمھاری روح قبض کرنے آیا ہون۔ اب تم یہان سے پھر کر نہین جاسکتی ہو"

یہ سنتے ہی عشرت آرا زور سے چلّا اُٹھی۔ سر پھر گیا اور زمین کی طرف جھک گئی۔ آنکھہ جو کھلی تو وہ باغ وبہار اور سارا تماشہ درہم برہم۔ وہ تھی اُس کا کمرہ، اور اسی طرح آرام کرسی پر لیٹی ہوئی تھی۔ اس خواب کے دیکھنے سے کچھہ ایسی پریشانی ہوئی کہ دنیا و مافیہا کسی کی خبر نہ رہی۔ جب مرغ بانگین دینے لگے تو چونک کر ادھر اُدھر دیکھا۔ تب ظلمت رخصت ہوچکی تھی ستارۂ سحری چمک چکا تھا اور "اللہ اکبر" کی پر جلال آوازین مسجدون سے آرہی تھین اُٹھکر وضو کیا دلی عقیدت مندی اور خضوع وخشوع کے ساتھہ نماز پڑھی۔ جس وقت اپنے گناہون کی معافی کے لئے عاجزی کر رہی تھی تو آنسوؤنکی

مسلسل تار موتیون کی لڑی کی طرح اُسکے رخسارون پر چمک رہے تھے۔ اس نے پر درد لہجہ مین التجا کی۔

"مین نادم ہون کہ گذشتہ سال مین نے کوئی اچھا کام نہ کیا۔ یہ صرف تیری مہربانی تھی کہ تو نے مجھے یہ موقع دیا کہ مین اپنی پچھلی غلطیون پر پشیمان ہوئی اور آئندہ کے لئے راہ راست اختیار کرون۔ مین تجھے حاضر و ناظر سمجھکر سچے دل سے اقرار کرتی ہون کہ اُن کامون کو جنھین مین نے گذشتہ سال مین نہ کئے اور جن کے نہ کرنے کی وجہ سے آج پچھتا رہی ہون۔ اُنھین اس سال ضرور کرون گی اور جو کام ادھورے رہ گئے ہین۔ اُنکی تکمیل کرون گی۔ تو مجھے یہ توفیق دے کہ مین ان ارادون کو پورا کرسکون اور سال کے اخیر مین یہ سوچکر مسرور ہوسکون کہ مین نے اس برس مین اتنی ترقی کی اور اتنی بُرائیان اپنے سے دور کین۔ آمین"

زیب النسا

چھپرہ

دیانت

یہ ایک لازمی اور یقینی امر ہے کہ جہان دریا مین درشہوار پیدا ہوتے ہین وہان کنکر پتھر بھی بہت زیادہ موجود رہتے ہین جس معدن مین الماس یاقوت نیلم زمرد بکثرت دستیاب ہون وہان سنگریزی ریت اور مٹی کے انبار بھی ہون گے جس باغ مین شیرین اور لذیذ میوے پیدا ہوتے ہین اسی مین ترش اور بدمزہ پھل بھی ضرور ہون گے پھولون کے خوبصورت درختون کے ساتھہ جنگلی زہریلی گھاس بھی موجود رہیگی جبکہ عالم مین خلاّق عالم نے ہر چیز پیدا کر دی ہے تو کیا وجہ کہ عالمون مین جاہل نیک بندون مین مفسد اچھون مین برُے رحم دلون مین ظالم بہادرون مین بزدل نہ دکھائی دین۔

جس طرح سونا اور چاندی آگ مین جلانے سے اپنے کھوٹے اور کھرے ہونیکا اقبال کرتے ہین اسی طرح جو آدمی حقیقت مین شریف اور دیانت دار ہین۔ اُن کو اگر ہم تجربہ کی شرر افشان آگ مین ڈالکر دیکھین تو اُن مین صدہا خوبیان نظر آوین گی جس طرح درخت اپنے ثمر سے پہچانا جاتا ہے اسی طرح انسان اپنے چال چلن سے پہچانا جاتا ہے۔ چال چلن گویا ایک صاف وشفاف آئینہ ہے جسمین انسان کے باطنی حالات کا عکس صاف طور پر معلوم ہوتا ہے۔ انسان کی شرافت اور دیانت بیرونی تکلفات اور ظاہر اشان وشوکت پر ہرگز نہین بلکہ باطنی خوبیون پر موقوف ہے۔

نیک آدمی خواہ کیسا ہی سقیم حالت مین ہو اس کے درخشان جوہر بغیر اپنا عکس ڈالے ہوے نہین رہ سکتے دنیاوی اعتبار دیانت داری پر

اور عزت نیک چلنی پر موقوف ہے۔

شریف اور دیانت دار اشخاص دنیا مین اسی طرح ہین جیسے تاج شاہی مین دُرِ شاہوار۔ وہ باغ جس مین بہار نہ ہو بے کار اور وہ چمن جسمین گل نہ ہو فضول ہے۔ اسی طرح دنیا مین اگر نیک نہاد انفاس نہ ہون تو محض بے سود اور ناکارہ ہے۔ متقدمین کے آئین اقوال ہمکو اس بات کی تعلیم دیتے ہین کہ ہم متدین آدمی کا امتیاز کس طرح کرین۔ دولت وثروت کا خمار اکثر انسان کے چال چلن کو خراب کرتا ہے۔ ایسے لوگ بہت کم ہونگے جنہون نے دولت مند ہو کر نیک چلنی پر اپنا عملدرآمد رکھا ہو۔ مبارک ہین وہ لوگ اور مستحق ہین سچی شہرت ونیکنامی کے جو باوجود حصول دولت کے اعتدال سے قدم آگے نہین بڑھاتے اور نیک چلنی اور دیانت کو اپنا مسلک بنائے ہوے ہین۔ قناعت۔ دیانت کا جزو اعظم ہے۔ جو اس بیش بہا جوہر سے خالی ہے۔ وہ انسان کہلانے کا مستحق نہین۔ بے صبر انسان ہمیشہ ذلیل وخوار رہتا ہے۔ دنیا کی دولت اگر اس کے سامنے رکھدیجائے تب بھی اس کی تسلی نہین ہوتی۔ دنیا مین کسی چیز کی اصلیت پوشیدہ نہین رہسکتی۔ پیتل پر اگر سونے کا ملمع کر دیا جائے اور لوگ دہوکا بھی کھا جائین۔ مگر چند روز کے بعد فتح سچائی کی ہوگی۔

ایک عالم کا مقولہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے کہ "ایک رتی نیک وپاکیزہ زندگی من بھر علم کے برابر ہے"۔ اس سے یہ مطلب نہین کہ علم کچھہ چیز نہین بلکہ علم کے ساتھہ نیک عمل ہونا اشد ضروری ہے۔ ؎

علم چندانکہ بیشتر خوانی　　　چون عمل در تو نیست نادانی

ہر فرد بشر کو چاہیے کہ امین بنے دنیا مین معاملات کی یکسوئی اور

MAULANA ABUL KALAM AZAD INSTITUTE OF ASIAN STUDIES
Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in

اور آخرت مین اعمال کی جوابدہی اُس امانت داری پر موقوف ہے خداوند عالم کی طرف سے ایک امانت ہی ہمکو ایسی چیز عطا کیگئی ہے جسکی وجہ سے ہر انسان عقلمند عابد و صالح خداترس و راست گفتار۔ فارغ البال و دولتمند شخص بن سکتا ہے۔ غرض امانت دار انسان دین و دنیا مین آسانی کیساتھ بازی لیجائیگا۔

خاکسار ب۔ بیگم

از بلگرام

دلچسپ مکالمہ

عزیز جہان اپنی چچیری بہن فیروز جہان کے پاس تین چار روز سے آئی ہوئی ہے۔ چونکہ دونون ہم عمر ہین۔ اس لئے اکثر ساتھ ہی اٹھتی بیٹھتی ہین۔ عزیز جہان کو معمولی تعلیم دلائی گئی ہے۔ اتنی ہی فیروز جہان کو بھی اسکے والدین نے دلائی تھی۔ مگر فیروز جہان اپنے دلی شوق اور کوشش سے عزیز جہان سے بہت آگے بڑھ گئی ہے۔ عزیز جہان کی طبیعت ہی قدرتی طور پر سست کاہل واقع ہوئی ہے۔ سپر مان کی صحبت جو کہ محض جاہل ہے۔ گو فیروز جہان کی والدہ بھی جاہل ہے۔ مگر فیروز جہان قدرتی طور پر ذہین ملنسار خلیق۔ نیک طینت ہے۔ عزیز جہان ویسے تو خاص ملنسار خوش خلق ہے مگر بعض دفعہ اپنی کمی تعلیم کی وجہ سے اکثر سہیلیون وغیرہ مین ندامت اٹھاتی ہے اکثر وقت وہ فضول باتونمین گزارتی ہے مگر فیروز جہان اسکی برعکس طبیعت پائی ہے۔ ہر وقت

کسی نہ کسی شغل مین لگی رہتی ہے۔

سہ پہر جبکہ فیروز جہان سب کامون سے فراغت پاکر رسالہ ظل السلطان کا مطالعہ کررہی تھی۔ کہ عزیز جہان چچی کے پاس سے ہوکر فیروز جہان کے پاس آئی اور تیوری بدل کر کہا۔

عزیز جہان۔ اے ہے آپ تو ہر وقت ہی ان موئی کتابون یا کام کاج مین لگی رہتی ہین آپ کی طبیعت نہین گھبراتی۔ ایک دو روز میرے واسطے ہی فرصت کا وقت نکال لین۔ کوئی خدانہ کرے آپ کو نوکری کرنی ہے جو ہر وقت پڑہنے کا دہیان لگا رہتا ہے۔ اس سے چھوٹتی ہین تو سینے پرونے مین لگ جاتی ہین۔ ایک یا دو گھڑی آرام سے بیٹھ کر کبھی مجھہ سے بات نہ کی۔ ہر وقت کی مصروفیت سے شاباش آپکی طبیعت نہین گھبراتی۔

فیروز جہان (جو رسالہ کے مطالعہ مین بالکل محو تھی چونک کر) ہین! عزیزہ پیاری یہ تم میرے پڑہنے لکھنے کی بابت کیا کہہ رہی ہو۔ کیا تم کو میرا ہر وقت مصروف رہنا برا معلوم ہوتا ہے۔

عزیز۔ ہان ہر وقت کا مصروف رہنا تو واقعی مجھے برا معلوم ہوتا ہے تھوڑی دیر تو آرام سے بیٹھئے۔

فیروز۔ عزیزہ پیاری مجھکو مصروف رہنے مین ہی آرام ملتا ہے۔ دوسرے اسکے علاوہ مین خود اپنا وقت بیکار کھونا نہین چاہتی۔ کیونکہ یہ دن مجھے بہت عزیز ہین۔ عزیز یون ہین کہ پھر یہ فرصت کا زمانہ میسر نہین آئے گا مجھے اب کا ایک ایک منٹ کروڑون روپیہ سے زیادہ قیمتی ہے۔

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in

عزیز۔ (بات کاٹکر) یہ کیون کیا آجکل کے دن آپکو کوئی روپیہ تھوڑا ہی بخش دیتے ہین جیسے اور دن ویسے ہی یہ دن۔

فیروز۔ نہین عزیزہ تم غلطی پر ہو یہ دن پھر کبھی نہین واپس آسکتے چاہے تم کروڑون روپیہ صرف کرو جب بھی ان گذرے ہوی وقت مین ایک منٹ بھی واپس نہین مل سکیگا۔ اور پھر تم افسوس کروگی کہ کاش وہ وقت پھر واپس آجائے۔

عزیز۔ آخر مجھے بھی تو بتایا جائے کہ ان دنون مین کیا خصوصیت ہے۔

فیروز۔ بہن سنو کوارپنے کا زمانہ بہت آرام اور بیفکری کا ہوتا ہے ہمکو چاہئے کہ خوب قدر کرین اور جہان تک ہوسکے تعلیم حاصل کئے جاوین کیونکہ ہمکو پھر کبھی ایسا وقت نہین ملیگا جو آرام سے حصول تعلیم کرین۔

عزیزجہان۔ واہ بہن اب کیا بڈھے ہوکر بھی تعلیم حاصل کئے جاوین۔ پڑھنے کی بھی کوئی میعاد ہو۔ ہم عورتون کے واسطے تو دس سال کی عمر تک کافی ہے۔ پھر کوئی ضرورت نہین۔

فیروزجہان۔ کیون پھر ضرورت کیون نہین۔ اور ہم کو یہ کس طرح معلوم ہوا۔ کہ "بڈھے ہوکر بھی تعلیم حاصل کئے جائین" پیاری عزیزجہان علم وہ دریا ہے کہ جس کا کنارہ نہین۔ یہ مت سمجھو کہ چار کتابین پڑہین اور سمجھ لیا کہ عالم فاضل بن گئے۔ جتنا پڑھو اتنا ہی تھوڑا ہی۔ اگر کسی عالم سے پوچھا جائے کہ کیا پورا علم پڑھ لیا تو وہ یہی کہیگا کہ "ہنوز علم ادھورا پڑھا ہے" وہ کبھی یہ نہین کہہ سکیگا کہ مین تمام دنیا کے علمون سے واقف ہون۔ دوسرا فقرہ جو تمنے کہا ہے کہ "بڑی عمر مین بھی علم تحصیل کئے جاوین" پیاری بہن علم کو ہر عمر مین حاصل

کرتی رہو۔ شیخ سعدیؒ کا کیا عمدہ قول ہی کہ "علم بڑھاپے مین بھی حاصل کرتے رہو" واقعی آب زر سے لکھنے کے قابل ہی۔ تمہارا فقرہ یہ ہے کہ دس سال کی عمر کے بعد پھر عورت کو تعلیم کی ضرورت نہین" یہ لفظ تمنے کہان سے سنے یا اپنے دل سے ہی سمجھ لیا کہ دس سال کی عمر تک ہم مستورات کو تعلیم دیجائے۔ بعض بیبیون کا خیال ہی کہ چودہ سال کی عمر مین لڑکی پوری عورت ہوجاتی ہے۔ مگر نہین مجھے یاد نہین۔ مین نے کس رسالہ مین یہ پڑھا تھا کہ عورت چالیس برس کی عمر مین پوری عقلمند اور تجربہ کار عورت بنتی ہے اسکے علاوہ کیا عورتون کی عقل مردون سے کچھ کم ہے۔ تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ عورتون کا دماغ بہ نسبت مردون کے اچھا ہوتا ہے۔ پھر کیا وجہ جو تعلیم مین کمی رکھی جاوے۔ پھر کیا تم نے اس بارے مین یہ حکم نہین سنا۔

طلبُ العلمِ فریضۃٌ علےٰ کلِ مسلمٍ و مسلمۃٍ

یعنی طلب کرنا علم کا فرض ہے ہر مسلمان مرد اور عورت پر۔

عزیزجہان۔ لیجئے؟ آپنے تو خاصا لکچر ہی دیدیا۔ لیکن چونکہ آپنے اب بحث شروع کی ہے۔ اور میرے بہت سے ناقص خیالات کی تردید ہورہی ہے۔ اور ہوگئی ہے۔ اس لئے چاہتی ہون کہ اب پورا اطمینان ہی کیون نہ کرون برائے مہربانی ذرا یہ بھی بتادین کہ تعلیم کے کیا کیا فائدے ہین۔ اور ہم تعلیم سے کیا کیا فائدے اُٹھا سکتے ہین؟

فیروزجہان۔ کیا تم تعلیم کے فائدے بھی نہین جانتی۔ مین کیا اس کے فائدے بتاؤن وہ تو خود ہی اظہر من الشمس ہین۔ اول تو مین بچاری جو کہ پوری

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in

اُردو سے بھی واقف نہین کیسے بتا سکتی ہون۔ لیکن جہان تک میرا علم مجھے مدد دیتا ہے۔ تمکو علم کے فائدے بھی بتاتی ہون۔

اوّل تعلیم یافتہ بی بی اپنے خاوند کو ہمیشہ خوش رکھتی ہے اور خاوند کی خیر خواہ ہوتی ہے۔

دوّم انتظام خانہ داری مین خوب کفایت شعاری اور عقلمندی سے کام لیتی ہے۔

سوّم پرورش اولاد مین خوب احتیاط رکھتی ہے بچے لائق و تربیت یافتہ ہوتے ہین جو کہ ملک کے خیر خواہ اور ملک کے بہی خواہ ہوتے ہین۔

چہارم تعلیم یافتہ بی بی خود بھی اپنی قوم کے واسطے باعث فخر ہوتی ہے۔

ان سب خوبیون کے علاوہ اگر تم سینے پرونے کھانا پکانے پرورش اطفال وغیرہ سے محض ناواقف ہو اور صرف تعلیم ہی حاصل کئے ہوئے ہو تو ان سب مشکلات پر غالب آجاؤ گی۔

عزیز جہان (بات کاٹکر) مگر وہ کس طرح غالب آوین گے جب ایک کام سیکھا ہی نہین تو پھر کیسے کرین گے۔

فیروز جہان۔ عزیزہ پیاری کتاب مین جس طرح ہدایات ہون۔ ان پر کاربند ہونا چاہئے۔

عزیز جہان۔ ہان یہ بات واقعی ٹھیک ہے۔

فیروز جہان۔ اگر تم اوپر کے تمام کامون سے واقف ہو اور علم سے محروم ہو تو یہ سمجھ لو کہ کچھ نہین سیکھا۔ سب سے پہلے تعلیم حاصل کرو کیونکہ یہ دنیا کے سب ہنرون اور کامون کا جزو اعظم ہے

عزیز جہان۔ لیکن پھر انگریزی کی تو ضرورت نہین صرف اُردو ہی کافی ہے۔

فیروز جہان۔ نہین آجکل اس کا سیکھنا بہت ضروری ہے کیونکہ آجکل انگریزی کا ہی ہر طرف سکہ ہے۔ ہر کام کاج انگریزی مین ہوتا ہے۔

عزیز جہان۔ اچھا اب بتایئے کہ مین کس سے پڑھا کرون اماجان استانی کے بلانے سے مخالفت کرتی ہین۔ اباجان اسکول نہین بھیجتے پھر مین بیچاری کیا کرون۔ سچ کہتی ہون پہلے مجھے علم کے حاصل کرنیکا شوق تھا لیکن جب سے امان جان اور اباجان مخالف ہوئے ہین۔ مین بھی چپ ہوگئی۔ اور یہ سمجھ لیا کہ میری قسمت مین ہی علم نہین ہے۔

فیروز جہان۔ نہین بہن یہ تمہارا غلط خیال ہے۔ کوشش کرو مثل مشہور ہے کہ خدا ہمت والے کا حمایتی ہے تم جو اتنا وقت فضول باتون مین گزارتی ہو اس ہی وقت کو پڑھنے لکھنے سینے پرونے مین صرف کرو تو یقیناً چچی جان اور چچا جان تمہارے شوق کو دیکھکر بہت خوش ہونگے اور چچا جان بھی کسی نہ کسی وقت تمکو سبق دیدیا کرین گے۔ دراصل ہماری ہندوستانی بہنون مین فضول گوئی کی بہت بری عادت ہے وہ اپنا قیمتی وقت یون ہی غیبت چغلی جھوٹ بول کر ضائع کرتی ہین اگر مغربی بہنون کی طرز زندگی دیکھی جائے تو ہم بلامبالغہ یہ کہہ سکتی ہین کہ یہ تو اپنے ذرا ذرا سے وقت کو کام مین لاتی ہین اور ایک ہم ہین کہ ساری عمر ہی فضول باتون مین گزار دی۔ تم یہ الزام قسمت پر مت لگاؤ کہ علم نصیب نہین ہوگا۔ یہ کم عقلی کی دلیل ہے۔ پیاری عزیزہ تم اپنے وقت کو بیکار نہ کھوؤ۔ اگر تم اپنی پڑھی ہوئی کتابون کو بار بار پڑھو گی تو یہ بھی خاصہ علم مین ترقی دیتی ہین۔ دیکھو جرمنی عالم کیا کہتا ہے وہ کہتا ہے کہ اُس دنیا مین کاہلون کی مانند اور کوئی دوسرا شخص فضول خرچ

MAKAIAS
MAULANA ABUL KALAM AZAD INSTITUTE OF ASIAN STUDIES
Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in

نہین ہے۔ اگر وقت اچھی طرح استعمال کیا جائے تو اسمین شک نہین کہ وہ بڑا بیش قیمت ہے۔ وقت کا جو حصہ گزر جاتا ہے وہ کسی طرح سے بھی واپس نہین آسکتا" ترک لوگون مین مشہور ہے کہ شیطان ہمیشہ عاقل آدمیون کے واسطے غفلت کا پردہ لئے پھرتا ہے۔ مگر مشکل سے وہ بعض وقت ہی کامیاب ہوتا ہے لیکن برخلاف اس کے سست اور کاہل لوگ خود ہی شیطان کو اپنی طرف کھینچ لیتے ہین اور آپ اُس کے شریک ہو جاتے ہین" پڑہنے لکھنے کے علاوہ تم دستکاری مین بھی کچھ قابلیت حاصل کرو یورپین مستورات کو اگر کبھی دیکھو تو وہ اپنے ذراسے وقت مین جو انھین گھر کے کامون سے بچتا ہے۔ گھر کی آرائشی چیزون کے کام بنانے مین صرف کرتی ہین۔ ایکبار مین اپنی دوست مس اینی کے ہان گئی۔ ہر جگہ دیوار پر انکے اپنے اور اُنکی والدہ کے ہاتھ کی بنائی ہوئی عمدہ عمدہ تصویرین لگائی ہوئی تھین۔ پھر ایک بار جمشید بائی کے ہان گئی تو اُنکے ہان جا بجا کروشیہ وغیرہ کی بنی ہوئی چیزین رکھی ہوئی تھین۔ میز پوش طاقون کے غلاف کرسیون کے صوفے تمام اُنکے ہاتھ کے بنے ہوئے تھے۔

عزیز جہان۔ پھر مین یہ کام کس طرح سیکھون؟

فیروز جہان۔ دیکھو مین اور تم دونون ابتدائی تعلیم مین یکسان تھے جب آپکا پڑہنا لکھنا چھوٹا ویسے ہی میرا چھوڑ وادیا گیا۔ مگر اب مقابلہ کرو صرف مین اپنے دلی شوق سے تم سے کتنا آگے بڑھ گئی ہون۔ یہ کام تو تم اگر ہفتہ مین ایکبار بھی اگر میرے پاس آجایا کروگی تو بہت جلدی

سکھا دونگی۔

عزیز جہان۔ ہان یہ آپ بالکل ٹھیک کہتی ہین اور مین انشاء اللہ ضرور ایسا ہی کرونگی امید ہے امان جان آپ کے پاس آکر سیکھنے مین تو ہرگز بھی منع نہین کرینگی۔

اتنے مین عزیز جہان کی ماما آگئی اور کہا۔ صاحبزادی آپکی امان نے بلوایا ہے۔ مین گاڑی لے آئی ہون۔

فیروز جہان (چونک کر) ہائین۔ کیا بہن تم ابھی سے چلی جاوگی۔

عزیز جہان۔ ہان بہت روز سے آئی ہوئی ہون اب تو اجازت دیدین۔ انشاء اللہ جلدی ہی پھر آونگی۔ کیونکہ آج سے تو آپ میری اُستانی مقرر ہوگئین ہین۔

فیروز جہان۔ مسکرا کر۔ اچھا خیر۔ لو خدا حافظ

عزیز جہان۔ اللہ نگہبان۔

اُس روز کی فیروز جہان کی تقریر سے عزیز جہان کے دل پر بہت اثر ہوا۔ اور وہ ایسی کوشش اور محنت سے پڑہنے لکھنے اور سینے پرونے مین لگی کہ پھر تو خوب ہی علم مین ترقی کی اور دونون کے مان باپ نے جب ان کا اسقدر شوق دیکھا تو اسکول مین داخل کر دیا۔ چار پانچ سال بعد انٹرنس مین پاس ہوگئی۔ پھر دونون کی شادی ہوگئی۔ عزیز جہان تو اپنے چچیرے بھائی ضیاء الحسن بی۔ اے۔ ڈپٹی کلکٹر سے بیاہی گئی۔

فیروز جہان شفیق احمد ایم۔ اے سول سرجن سے بیاہی گئی۔ دونون بہت خوش وخرم ہین۔ آرام سے زندگی بسر ہوتی ہے

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in
MAULANA ABUL KALAM AZAD INSTITUTE OF ASIAN STUDIES
MAKAIAS

خدا ہماری سب ہندوستانی بہنون کو علم کا شوق دے جیساکہ ان دونون لڑکیون مین تھا۔ آمین، فقط

"بلقیس بیگم"
از حصار

ہمارا پہلا غمناک سفر اور ایک پُراسرار خاتون

(سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو ظل السلطان ۱۵ جنوری ۱۹۱۶ء)

پہاڑون کے درمیان ایک ریاست ہے نیپال وہان کے باشندے چونکہ زیادہ تر پہاڑی نسل سے ہین اس لئے بہت قد آور اور چوڑی سینے کے ہوتے ہین۔ خصوصاً وہان کی عورتین زیادہ مضبوط ہوتی ہین۔ ایک پہاڑی عورت جو بطور تعزیت آئی تھی اُس کو مین نے دیکھا اور اُس کے ہمراہ تین عورتین اور تھین انکے سیاہ رنگ اور چھوٹی آنکھین بہت لمبے اور چوڑے ڈیل تھے۔ اسپر اُنھون نے اپنے بال سمیٹ کر چندیا پر ایک مونج[۱] کے ٹکڑے سے کس لئے تھے۔ لباس مین صرف ایک لمبا کرتہ جو گھٹنون تک پہونچ گیا تھا اور چھوٹا سا ٹکڑا اسپر تھا گو وہ اتنا دبیز تھا کہ ستر پوشی ہو سکے۔ لیکن پھر بھی حیرت انگیز لہجہ مین ہمشیر نے کہا کیا تم لوگ پائجامہ پہننے کی ضرورت نہین سمجھتی ہو؟

ہماری زبان وہ بالکل نہین سمجھی۔ مگر شیخانی سے معلوم ہوا کہ پہاڑی

[۱] مونج ایک قسم کی گھاس ہے جو ملائم ہونے کی وجہ سے اکثر ٹوکریان بنانے کے کام مین آتی ہے۔

لوگ صرف اتنا ہی پہنتے ہین اور جب تک لڑکی کی شادی نہین ہوتی ہے وہ بیچاری اس سے بھی محروم رہتی ہے زیادہ سے زیادہ صرف ایک اوڑھنی اوڑھ سکتی ہے۔ لیکن ناکتخدا لڑکی کو یہ کرتہ نہین پہنایا جاتا۔ ایک لڑکی کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ بھی کنواری ہے جو صرف سر پر ایک ٹکڑا اڈالے ہے۔ ہم لوگون کا خیال تھا کہ شاید مفلسی کی وجہ سے اتنی بڑی لڑکی برہنہ ہے لیکن اب معلوم ہوا کہ جب تک شادی نہ ہوگی اس بیچاری کی عریانی دفع نہ ہوگی۔ لڑکی کا سن دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ چھبیس برس کی ہے جسکو ہم نو دس برس کا سمجھ رہے تھے۔ خوب تندرست اور فربہ تھی۔ ان لوگون کے قوے تبلا رہے تھے کہ صرف دیکھنے کی ہی نہین ہین بلکہ دراصل طاقتور ہین۔

مجھکو اُس وقت اپنی ہندوستانی بہنون پر سخت افسوس ہوا جو کہ اس وقت فی صدی ننانوے افکار مین مبتلا ہین اور تندخوئی کو اپنا جوہر سمجھ کر بدمزاجی سے صحت کو ہاتھون سے گنوا بیٹھی ہین اور مثل مریضان دق کے مایوس العلاج ہین۔

یہ عورتین گو ہماری نظرون مین بہت بدنما ہین لیکن ان کا چہرہ بشاش اور قوے طاقتور ہین۔ یہ لوگ روٹی کو نہین جانتے کہ کیا چیز ہے انکی غذا دال چانول یا خودرو ساگ ہوتا ہے۔

یہ عورتین مونج کا کام بڑے سلیقہ اور دلچسپی سے بناتی ہین۔ انکے ہاتھ کی بنی ہوئی ٹوکریان اور بچون کی ٹوپیان، کپڑے رکھنے کے قابل پٹارے مین نے دیکھے جو اپنی حیثیت مین بہت خوشنما تھے سنتی ہون کہ یہ لوگ مونج کا زیور بھی بنا کر پہنتے ہین۔ ہماری باتین سُنکر وہ عجیب وحشت سے

MAKAIAS
MAULANA ABUL KALAM AZAD INSTITUTE OF ASIAN STUDIES
Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in

دیکھ رہی تھین جس سے ظاہر تھا کہ وہ بھی کچھ کہنا چاہتی ہین۔ تیغخانی متوجہ ہوئی اور وہ باتین کرنے لگی۔ ہم اُنکی بات سمجھنے مین خود کوشان تھے۔ چونکہ دو ایک لفظ بھاشا کے بھی اُن کی گفتگو مین آئے اس سے معلوم ہوا کہ وہ جانے کی اجازت چاہتی ہین۔ ہم نے منظور کیا۔ چلتے وقت اُنھون نے ایک چھوٹی سی جھاڑو جس کے تنکے بانس کے بہت چکنے تراشے ہوئے تھے ہم کو تحفتاً دے اور سلام کرکے چلی گئین۔

تیغخانی سے معلوم ہوا کہ اس کا نام ہنکری ہے۔ دیہاتی لوگ بجائے کنگھی کے اس کو استعمال کرتے ہین ہمشیرہ صاحبہ بولین کہ دراصل پہاڑیون کے سر تو اسی قابل ہین کہ اُن مین جھاڑو دیجائے۔

صبح کو مولوی عبدالغفور صاحب کی اہلیہ نے ایک صاف ستھرے خوان پر جھلکتا ہوا خوانپوش ڈالکر بہت تکلف کے ساتھ ہمارے واسطے جنگل کے بہترین پھل بھیجے۔ خوان کے اندر چار پلیٹین تھین۔ ایک مین رنڈو خربوزہ جو کہ پختہ ہو کر سرخ ہوگئے تھے۔ دوسرے مین زرد گھوٹ کی صورت کے لیکن اندر سے نارنج کی مانند گودا بھرا تھا اس کا نام طوبنی تھا۔ ایک مین گولر ایک مین بیر کی صورت کی کوئی چیز تھی۔ بس یہ وہان کے عمدہ سے عمدہ رئیس آدمیون کے قابل پھل ہین اور غریب تو خدا معلوم کیا کیا خودرو درختون کے پھل کھاتے ہین۔ ہم نے اُن کے تحفہ کو بہت خوشی سے کھایا لیکن کھایا نہ گیا۔

پکانے کی ترکاری بالکل ہی نہین۔ فصل پر لوکی اور چھیتا پھل ہوتا ہے ککڑی اور گاجر ترائی کی وجہ سے بہت پیدا ہوتی ہے مگر کڑوی۔ مہوہ بکثرت پیدا ہوتا ہے اور غریب آدمی اسکی روٹی پکاکر کھاتے ہین۔

سہ پہر کو ایک بیل گاڑی ہمارے مکان پر آ لگی۔ اور بغیر اطلاع ایک بی بی اُتر آئین۔ سر سے پیر تک زرد بھڑ ہو رہی تھین۔ ہاتھ مین ایک پھول کی تھالی اُس مین کچھ خشک ہلدی پسی ہوئی۔ اور تھوڑا سا کچا سوت۔ بہت شرمائی ہوئی اتر کر آئین اور تھالی ہمارے آگے رکھکر خاموش بیٹھ گئین مین نے منشی جی کی بیوی کو بلایا جو کہ ہمارے ہمسایہ مین تھین اور اُن سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ احمد علی صاحب ریجر کی اہلیہ ہین اور اپنی صاحبزادی کے بیاہ مین مدعو کرنے کو آئی ہین۔ یہان کی رسم ہے کہ لڑکی کی مایون کی رسم ادا کرنے سے پہلے پہلے تمام حقیقی عزیز زرد پوش ہوجاتے ہین اور برات تک اُسی لباس مین رہتے ہین اور عزیزون مین بلاوا دینے کے لئے نائن مذکورہ بالا تھالی لیجاتی ہے اور آنے والی بیبیان سوت مین گرہ لگا دیتی ہین۔ جو بی بی گھر کی مالک ہوتی ہین اُنکے نام کی گرہ پر ہلدی کا زرد دھبہ لگا دیا جاتا ہے اور مقدور کے موافق اُس تھالی مین نیوتا (نقد) ڈال دیا جاتا ہے چونکہ ہم صف غم پر بیٹھے تھے۔ اس لئے ہم نے جانے سے صاف انکار کیا۔ اور پہلی ملاقات کے موافق باتین کرکے دو گھنٹہ کے بعد وہ واپس گئین

برات دھوم سے آئی تھی۔ تین روز تک قیام کیا۔ دولھن کا مکان ہمارے مکان سے کچھ فاصلہ پر تھا۔ مگر دکھائی دیتا تھا۔ برات نانپارہ سے آئی تھی اور لکھنؤ کی کچھ آتشبازی بھی تھی جو اُن لوگون کے لئے عجیب چیز تھی۔ دولھا سرخ کرتہ، سرخ پائجامہ، سرخ صافہ، سرخ چکن پہنے تھا یہان کی شادی کے رسوم معلوم کرنے کی جستجو کی لیکن اندر کا حال معلوم نہ کر سکے باہر البتہ ہمارے یہان کے قاعدہ سے دولھا سے اقرار کرایا گیا۔ عقد کے بعد برات رخصت ہوگئی۔

MAKAIAS
MAULANA ABUL KALAM AZAD INSTITUTE OF ASIAN STUDIES
Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in

بھائی جان کا تار ملا اور ہم لوگ لکھنؤ آنے کے لئے اپنا سامان درست کرنے لگے
اب کی مرتبہ کی تکلیف کا وطن جانے کی خوشی سے بہت کم احساس ہوا۔ ندی
بڑھ گئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہی وحشت ناک پل کا سامنا ہوا۔ ہماری ساتھ
گھر کے صرف دو مرد تھے۔ اب کی مرتبہ مین نے دور سے پردہ ہٹا دیا اور دریا کی
سیر کرتی ہوی اُس پل کو آسانی سے طے کر آئی بعد مین بھی تکیے ایک گھنٹے تک
اُس کے کنارے کنارے چلتے رہے۔ کہین کہین ناوین پڑی تھین اور
سب سنسان ہو رہا تھا۔ لیکن چند منٹ مین سامنے سے دو ہاتھی آئے۔

ایک پر کچھ اسباب اور ایک پر تین سوار تھے۔ یہ ہمارے متصل ٹھہر کر دریا مین
اُترنے لگے۔ مین نے سواری ٹھہرا لی اور وہ دونون ہاتھی نہایت آسانی
سے دریا مین اُتر کر پیرتے ہوے جنگل کی سمت روانہ ہوے۔ مجھ کو اس
جانور کے پیرنے پر اور سوارون کی بشاش چہرون پر بے حد حیرت ہوی اور
جب وہ نظر سے غائب ہو گئے تو ہماری سواری آگے بڑھی۔ اب گیارہ
بج چکے تھے۔ آفتاب عالمتاب اس ناہموار ریگستان پر تیز نظرین ڈالنے لگا تھا
لیکن پورب کی سمت سے ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ دوسرے راستہ کی خرابی
سے سواری پالنے کی طرح جھولتی ہوی چلتی تھی۔ تکلیف سے سب کو
پسینا آ رہا تھا۔

اس مقام پر جہان سے سواری گذر رہی تھی۔ خود رو سبزہ تھا اور اُس
سے کچھ فاصلہ پر بڑے بڑے جنگلی درخت تھے۔ یہ خود رو سبزہ دیکھنے سے
معلوم ہوتا ہے کہ اپنی حیثیت مین بہت کچھ خوبصورتی رکھتا ہے۔ روشون
کی طرح چھوٹے درخت گھنے پھول پتی سے آراستہ تھے۔ پتے سبز کچھ وہ۔
سنبل اور مورپنکھی کی صورت کے تھے۔ پھول اودے، سفید، لال، اگاسنی،

اندر سے نکھری زرد بسنتی رنگ کے تھے۔ پھل آم کی کیری اور مکو کی صورت
کے تھے۔ کوسون تک یہ جنگلی باغ گھیرے ہوئے تھا۔ پکے بنے ہوئے پلون پر
سواری ٹھہرا کر دیکھا کہین سیکڑون بیل اور بھینس پانی مین اتر اتر کر نہا رہی تھی
کہین بکریان پیاس کی شدت مین غول کے غول پانی پینے کو چلی آتی تھین
کہین دھوبی پاٹا بنائے ہوئے کپڑے دھو رہے تھے۔ لیکن سب سے
ضروری یہ کہنا ہے کہ اثنائے راہ مین ایک مقام پر قریب ایک ہزار کے
سُور چرتے ہوئے دیکھے۔ ان سب کا پاسبان ایک کمسن لڑکا تھا
جو اتنی تعداد مین سُور دیکھ کر بڑے فخر و ناز اور غرور کے ساتھ کبھی اپنے چہرہ
پر ہاتھ پھیرتا تھا اور کبھی لکڑی سے اُن کو ایک جگہ جمع کرتا تھا اور بہت
خوش ہو کر ایک جگہ ٹہلنے لگتا تھا۔ قیافہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ اسی لڑکے
کے گھر کے ہین۔

چھوٹے بڑے جوان، بوڑھے سبزہ پر کود رہے تھے لیکن ہیئت
سے گھن آتی تھی۔ دل مین آیا کہ ایک بھورے رنگ کا بچہ اپنی مجھولی
خورشید لقا بیگم کو تحفہ دینے کے لئے خرید لون اگرچہ چین بجبین ہون گی۔ تو
کہہ دیا جاویگا کہ جو چیز وہان تھی وہ تمھارے لئے آ گئی کہ شکایت باقی نہ رہے
لیکن اسلام کے پرہیز نے میرے ارادہ کو ملتوی رکھا اور اس نجس مذاق
سے باز رہی۔

دو بجے رتن پور مین سواری ٹھہری اور یہان کے مسافر خانہ مین
ہم لوگ اترے۔ یہ ایک ہوادار کمرہ تھا۔ کچی اینٹ اور پھوس کی چھت
سے بنا ہوا تھا۔ بلندی پر پانچ کھڑکیان تھین پچھم کی طرف ایک دروازہ
تھا اسکے قریب چند لوگ ٹاٹ بچھائے بیٹھے ہوئے کچھ کھا رہے تھے۔

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in

ہم اترے۔ ہاتھ منہ دہو کر دیکھنے لگے۔ یہ بہت پرفضا مقام تھا۔ گو جنگل کہا جاتا ہے مگر بھٹکٹائی کے زرد پھول اور سبز پتے آنکھوں مین کھبے جاتے تھے بھٹکٹائی کے کھیت کے کھیت بڑی دور تک گئے تھے۔ کچھہ فاصلہ پر طوبی یا مہوہ جامن کا سا کے بڑے بڑے درخت صف باندھے ایک لائن تھی سبز پتون مین لال سفید اور زرد پھل اور پھول بہت بھلے معلوم ہو رہے تھے۔ کھڑکیون سے خوشگوار ہوا کی جھونکے آنکھین بند کئے دیتی تھی۔ یہان سے ایک میل پر پروی مین لوگ بستے ہین وہ آبادی ہمکو نظر آتی ہے مگر چلتے ہوے آدمی گڑیون گڈون کے برابر معلوم ہوتے ہین۔ ایک گھنٹے ہم یہان ٹھہرے۔ جنگل کے بگولے اٹھتے ہوئے دیکھے۔ یہان سے سوار ہوکر آگے بڑی دور تک کھیت ملے اور ہیبت ناک چوڑی جڑون کے درخت اور آم کے باغ اور ببول کے جنگل ملے۔ خدا خدا کرکے بہرائچ کے اندر قدم رکھا۔ سید سالار صاحب کا مزار دیکھا چونکہ میلہ عنقریب تھا۔ مرمت ہو رہی تھی۔ اس لئے اندر سے نہ دیکھہ سکے۔ اب آبادی قریب ہوگئی تھی۔ پردے بالکل برابر کر دئے گئے اور پانچ بجے بہرائچ کے ویٹنگ روم مین پہونچکر ٹرین کے منتظر رہے۔

اب ٹرین کا وقت قریب تھا۔ اسٹیشن کے برآمدے پر سودے والے جمع ہو رہے تھے۔ منتظم روشنی اور صفائی مین مشغول تھے۔ ایک گیاس اندر بھی روشن کیا گیا اور پنکھا باہر سے چل رہا تھا۔ ساڑہے چھے بجے ریل آئی یہ ٹرین ناندپارے سے آئی تھی۔ بہت لمبی تھی۔ دیکھتے دیکھتے میری آنکھین تھک گئین۔ دنیا بھر کی گاڑیان کمبخت جڑی ہوئی تھین۔ ریل ٹھہری اور ہمارے کمرے کے سامنے آدمیون کا انبوہ جمع ہوگیا۔ پھر کچھہ دیکھہ نہ سکے اور فوراً سب سے پہلے ہی سوار ہوگئے۔ ڈبہ آدمیون سے بھرا پڑا تھا۔ مین

دن بھر کی تھکی ہوئی سخت پریشانی کی حالت مین کھڑی ہوگئی۔ یہان طوفان بتمیزی کی طرح عورتین بھرتی چلی آتی تھین۔ سیٹی ہوگئی۔ ریل چل نکلی۔ لیکن ایک تیز دست مرد نے ایک بوجھل سی گٹھری بنی ہوئی عورت زبردستی کھڑکی کھول کر اندر پھینک دی۔ لیکن وہ بچاری جس جگہ آ پڑی اُس نے جنبش نہ کی۔ عورتین اسباب کی گٹھری سمجھہ کر اسکو دبانے لگین۔ لیکن اُس کے آتے ہی ڈبہ مین ایک غیر معمولی پھول وعطر کی مہک بھر گئی جسپر مجھے شبہ ہوا کہ شاید کوئی برات کی دولھن ہے مین نے اُس کش مکش مین کچھہ جگہ نکال کر اسکو سیدھا کیا اور منہہ کھولنا چاہا لیکن وہ خدا معلوم کس قدر کپڑون مین لپٹی ہوئی تھی کہ مین منہہ نہ کھول سکی اُسکو تکلیف سے نجات دینے کی غرض سے ڈبہ مین سبکو خبر کردی کہ بیچاری برات کی دولھن بیاہ کر جا رہی ہے۔ اس شوق مین سب نے مل کر اُس کے لپٹے ہوے کپڑے علحدہ کئے اندر ایک موٹا سرخ محضر تھا اُس کے اندر اُس کا عروسی لباس گرگری کا دوپٹہ۔ کرتہ اور سرخ پائجامہ تھا۔ سر پر پھولون کا سہرہ مع زرتار سہرے کے بندھا ہوا تھا۔ منہہ پر علاوہ سہرے کے ایک نقاب بھی تھا۔ صورت مشکل سے دیکھہ سکے۔ دولھن اپنی شرم بیجا سے ہاتھہ نہ ہٹاتی تھی گو کہ ہم لوگ مسافر تھے۔ لیکن اُس نے آنکھہ نہین کھولی۔ موٹی سی نتھہ سے ناک سرخ تھی۔ صورت معمولی تھی۔ سارا چہرہ افشان سے بھرا ہوا تھا البتہ رخسارون کی افشان گو آنسوؤن کے ریلے چھڑا کر صاف کر چکے تھے اور آنسو متواتر جاری تھے۔ اسکی بے انتہا شرم دیہات کی بود و باش کا پتہ دیتی تھی۔

مین نے بڑی کوشش سے دریافت کیا تو بہت آہستہ سے کہا کہ بہرائچ کے قریب قصبہ کے ایک حافظ کی لڑکی ہون اور بنارس کے

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in
MAULANA ABUL KALAM AZAD INSTITUTE OF ASIAN STUDIES

اسٹیشن ماسٹر کے بیٹے کے ساتھہ میری شادی ہوی۔ جہیز نہ ملنے کی وجہ سے میرے سسرے بہت رنجیدہ ہین۔ مردانی گاڑی مین برات کا مجمع ہے اور کبیدگی کی وجہ سے مجہہ کو اس بے توجہی سے ریل مین ڈالدیا ہے میرے ہمراہ دو عورتین میکے سے آئی تھین۔ لیکن اُن کو اپنے پاس بٹھایا ہے۔"

مجہہ کو اس حماقت پر سخت غصہ آیا کہ اگر جہیز کی ضرورت تھی تو قبل سے دریافت کر لیتے بیچاری دولھن کو تکلیف پہونچانے کی کیا ضرورت تھی۔ ایک تو وہ آج اپنے عزیزون کی جدائی کے غم مین مبتلا ہے اور سیکڑون کپڑون سے لپٹی پسینے مین غرق ہے۔ رسم کے موافق شرم سے بے حس و حرکت بنی ہوی ہے۔ دوسرے ایک رنج وہان پیدا ہو چکا ہے اسپر طرہ یہ کہ اُس دل برداشتہ کو عذاب سمجھکر پھینکدیا دوسری عورتین اُس سے اور باتین کرنے لگین۔ مگر مین چونکہ فطرتاً ہر نو عروس سے سخت ہمدردی رکھتی ہون۔ اعزا کی جدائی کے صدمے اور زندگی کی تبدیلی۔ سسرال مین نئے آدمیون کے ساتھہ نباہ سوچکر زیادہ مؤثر ہوجاتی ہون اس لئے مین کھڑکی سے جھک کر اپنا خیال بدلنے کی غرض سے دیکھنے لگی۔

یہان مشرق کی جانب اس وقت عجیب دلفریب سمان تھا چودھوین شب افق مشرق سے چاند گھڑی زرد رنگ کا چہرہ نکال رہا تھا اور چکور[1] بیتابانہ اُس سے مل جانے کے خیال پر تیر سے تیز اُڑکر اُسی طرف پہونچا چاہتے ہین۔ نیچر نے اِس منظر مین کچھہ ایسی ادا بھردی تھی کہ دل مین ایک خاص

[1] ایک سیاہ جانور ہوتا ہے جو بہت بلند اُڑتا ہے اور چاند کو دیکھکر اُسکو چھونیکی کوشش کرتا ہے اکثر سنا گیا ہے کہ چکور پروانہ کی مانند چاند کا عاشق ہے۔

کشش محسوس ہوتی تھی اور مین عرصہ تک نظر جمائے رہی کہ میرے دیکھتے ہی دیکھتے وہ بلند ہوکر ٹھنڈی روشنی دینے لگا۔ یہ وہی راستہ ہے جو مین بیان کر چکی ہون۔ اس لئے صرف یہ کہنا کافی ہے کہ دس بجے گونڈے پہونچے۔ وہان گاڑی لیٹ ہوگئی تھی۔ ہم کو تین گھنٹے ٹھہرنا پڑا یہان اسٹیشن پر کئی ہزار آدمی کا انبوہ تھا کسی کی برات لکھنؤ جارہی تھی پل پر جانے سے انکار کیا اور چھولداری بناکر ایک گوشہ مین بیٹھے۔ اب مین بہت تھک گئی تھی۔ مجھکو سخت تکلیف پہونچی۔ دو مرتبہ ٹرین آئی اور خوب سیر کی۔ ایک بجے کی ٹرین مین ہم سوار ہوے انٹر کا ڈبہ بالکل خالی تھا۔ آرام سے لیٹتے تین بجے آنکھہ کھلی تو معلوم ہوا کہ گھاگرہ کا پل آتا ہے۔ اب پانی سے ڈر جاتا رہا تھا۔ مین دیکھنے کے لئے مستعد ہو بیٹھی کہ سامنے سے ایک پاٹ ایسا نظر آیا کہ سب کے ہوش گم ہوگئے کوسون پانی کی سفید چادر کہین کہین اوچھلتے ہوے دریائی جانور پانی کو حرکت کر رہے تھے۔ یہ مقام بہت خوفناک ہے اہل ہنود اسکو بہت مانتے ہین اور بہت کچھہ زر نقد اس مین ڈالتے ہین۔ تھوڑی دیر مین پل ختم ہوگیا اور ایک اسٹیشن پر گاڑی ٹھیری یہان سے ہماری گاڑی کے ہمراہ اِدھر اُدھر کی دونون گاڑیان ساتھہ چھوٹین۔ بائین ہاتھہ کی جانب دیرہ دون کو ڈاک جارہی تھی اس وقت بہت لطف آیا جب دونون طرف سے گاڑیون کے سجے ہوے ڈبے رنگ رنگ کے جداگانہ طریقون سے نظر آتے تھے۔ دیرہ دون کی ڈاک نے صبح تک میرا دل بہلایا کبھی تیز ہوکر ہماری گاڑی سے بہت آگے نکل جاتی تھی۔ اور پھر کسی وجہ سے رُک جاتی تھی۔ ہماری گاڑی آگے نکل جاتی تھی غرض اس طریقہ پر دس مرتبہ شروع سے اخیر تک مین نے ہر کلاس کو خوب دیکھا

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in

اب ہماری گاڑی لکھنؤ کے قریب ہے صبح ہوگئی ہے۔ نسیم سحری جس سے
بوے وطن آتی ہے میرے گلے ملنے لگی۔ چھ بجے لکھنؤ مین ٹرین ٹھہری
اور ہم اترے۔ گاڑی مین خورشید لقا بیگم ہمارا انتظار کر رہی تھین۔ سواری
گاڑی مین لگی اور ہم اتر کر بہت خوشی سے باتین کرتے ہوے اُتنے
راستہ کو طے کرکے مکان پر پہونچے اور سب سے مل کر مسرور ہوئے۔

راقمہ، م، ب۔

از لکھنؤ

عراق عرب مین شادی کا طریقہ

یہ مثل کہ ہر ملکے وہر رسمے بہت صحیح ہے ہر ایک ملک کی رسم و
رواج بالکل جداگانہ ہین یورپ اور امریکہ سے مہذب و متمدن ممالک
بھی رسم و رواج سے خالی نہین ہین مگر جب کوئی قوم تہذیب و شائستگی
کے زیور سے آراستہ ہوتی ہے تو وہ حتی الوسع اپنے ہان کے رسم و
رواج کو اپنی اخلاقی حیثیت سے مہذب و شائستہ بنانیکی کوشش کرتی ہے
جاری شومی قسمت سے جسقدر کثرت کے ساتھ فضول و بیہودہ رسمین
ہر گوشہ ہند مین اب تک جاری ہین غالبًا اور کسی ملک مین نہین ہون گی
اس مقام پر یہ امر لائق تذکرہ ہے کہ اس زمانہ کا دور حکومت اہل دکن
کی لئی فال نیک ہے جب سے شاہجاہ میر عثمان علی خان بہادر خلد اللہ ملکہ
نے عنان فرمان روائی دست مبارک مین لی ہے اپنی بیدار مغزی

و خلقی روشن خیالی کی وجہ سے جہان ہر صیغہ و محکمہ کی اصلاح کی جانب توجہ
خاص مبذول فرما کر اعلے اصول سیاست دانی کا ثبوت دیا ہے وہان
معاشرتی امور کی بھی اصلاح کی طرف میلان و رجحان خاص ظاہر فرمارہے
ہین جسکی بدیہی دلیل یہ ہے کہ بہت سی فضول رسمین شادی بیاہ کے
موقعون پر جو بکثرت ظہور مین آئی تھین اور بیدریغ روپیہ باجے گاجے محفل
نشاط و اظہار طمطراق مین صرف کیا جاتا تھا عنایات ایزدی سے یوماً فیوماً
یہ باتین مفقود ہوتی جاتی ہین۔ حال ہی مین چند دولتمند امرا کے ہان جو
شادیان ہوئین تو ساچق و مہدی وغیرہ کی رسمین مطلق نہین کی گئین۔
اور نہ رقص و سرود کی محفلین ہوئین اور نہ براتین مثل سابق کے ڈھونڈون پونیون
والے جلوسون کے ساتھ گشت کرائی گئین۔ بلکہ جہان سات سات
آٹھ آٹھ دن کی محفلین ہوتی تھین اور کئی کئی روز تک دعوتون کا سلسلہ
جاری رہتا تھا اس کے عوض مین صرف ساعت دو ساعت مین ایک ایک
شادی انجام پائی دولھا موٹر پر سوار ہو کر دولھن کے گھر گیا جہان ایٹ ہوم
کا سامان پہلے سے کیا گیا تھا۔ عقد خوانی ہوئی اور اُسی وقت دُلھن کو موٹر پر
سوار کرا کر خوش خوش اپنے گھر چلا آیا۔ اس طرح پر بیہودہ رسُون اور لغویات
مین جو روپیہ بے گنتی صرف ہوتا تھا اور اس وجہ سے بعض اوقات قرض
کی بلا مین گرفتار ہو کر اور سود بھرتے بھرتے اکثر خاندان تباہ و برباد ہوگئے
ہین۔ ان سے چھٹکارا نصیب ہوا۔ روپے بچے۔ قرض کی بلا سے نجات
ملی۔ وقت کا خون ناحق نہین ہوا۔ صحت جسمانی محفوظ رہی کیونکہ مسلسل سات
آٹھ دن کی محفلون مین جاگ کر یا اُنکے اہتمام مین مصروفیت کی وجہ سے نیند
کو خیرباد کہنا پڑتا تھا جس سے بڑا اثر صحت جسمانی و دماغی پر پڑتا تھا اس سے

MAKAIAS
MAULANA ABUL KALAM AZAD INSTITUTE OF ASIAN STUDIES
Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in

پناہ ملی۔ یہ سب برکتین موجودہ زمانہ حکومت کی ہین خداتعالیٰ اسی روشن خیال ودوربین وحکیم سیاست حکمران کو اقبال وصحت کے ساتہہ عرصہ دراز تک سلامت باکرامت رکھے۔ این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد۔

مین جب زیارات عتبات عالیات سے شرف یاب ہوئی تھی تو عراق عرب کے طریقۂ معاشرت پر بھی ایک نظر ڈالی جس سے ظاہر ہوا کہ وہ قوم گو ایک حد تک پابند رسم ورواج ہے مگر نہ اسقدر جسقدر ہم لوگ چھٹی چلہ بسم اللہ خوانی شادی بیاہ وغیرہ کے موقعون پر فضول رسمین بے حساب اور بے گنتی کیا کرتے ہین۔ مگر اس مقام پر عراق کی شادی کے حالات اپنی بہنونکی دلچسپی وضیافت طبع کے لئے ضبط قلم کرتی ہون۔

جس گھر مین کوئی لڑکا یا لڑکی بیاہنے کے لائق ہوتی ہے تو اس گھر کی مستورات کو خصوصًا مان بہنون کو اس کی بڑی فکر و آرزو ہوتی ہے کہ جلد کہین مناسب حال اور خواہش کے موافق جوڑا مل جائے یہ ایک اقتضائے فطرت ہے جو ہر ملک کی ماؤن مین ہے عراق عرب بھی اس سے خالی نہین ہے اس لئے عراق مین دستور ہے کہ جس گھر مین کوئی لڑکا بیاہنے کے لائق ہوتا ہے تو مان کو اسکی جستجو رہتی ہے کہ جلد کہین بہو آئے اور دل کی آرزو نکلے جب اس کو اس امر کا پتہ لگ جاتا ہے کہ فلان گھر مین کوئی لڑکی بیاہنے کے لائق ہے تو لڑکی کی مان اور چند عزیز عورتین لڑکی کے گھر بغیر اطلاع دئے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بلا تعارف وشناسائی سابقہ چلی جاتی ہین لڑکی نئی عورتون کو آتے دیکھکر چھپ جاتی ہے۔ پھر لڑکی کی مان لڑکی کو پہنا اُڑھا کر سامنے لاتی ہے۔ لڑکے والیان لڑکی کو بغور دیکھتی ہین۔ اگر لڑکی پسند آگئی تو لڑکی کی مان وغیرہ لڑکے کی لیاقت علمی وخاندانی حالات

و ذریعہ معاش لڑکے کے چال چلن کا ذکر کرتی ہین اور لڑکی مانگتی ہین۔ اگر لڑکی والی نے لڑکے کے حالات سُنکر اُنکو پسند کر لیا تو نسبت مقرر ہوجاتی ہے لڑکے والیان یہ کہکر کہ فلان تاریخ ہمارے ہان سے مرد آئین گے۔ چلی جاتی ہین۔

ایک کو دوسرے کے قول وفعل پر ایسا اعتبار ہوتا ہے کہ ایک فریق دوسرے کے حالات کی تحقیق کسی اور ذریعہ سے نہین کرتا بلکہ اُسکو اطمینان ہوجاتا ہے) بروز معینہ دولھا کا باپ بھائی یا جو عزیز موجود ہین لڑکی کے گھر جاکر چند ضروری امور کے متعلق گفتگو کرتے ہین جنکا ذکر مین آگے کرون گی۔ مثل حیدرآباد کے یہ سوال نہین کرتے کہ لین دین کیا ہوگا سونیکی پائے زیب دوگے۔ ست لڑا مروارید کا دوگے۔ لچھا الماس کا دوگے۔ چاندی کا پلنگ دوگے یا چھپر کھٹ نقرئی دوگے وغیرہ وغیرہ بلکہ برعکس دولھا والونکے دولھن والے دریافت کرتے ہین حق حاضر کیا دوگے اور حق غائب کیا دوگے۔ حق حاضر سے مراد روپیہ ہے۔ جہان تک مین سمجھتی ہون اس کا مفہوم یہ ہے کہ مہر کے دو حصے وہ لوگ کرتے ہین۔ مہر معجل حق حاضر کے نام سے پکارا جاتا ہے اور مہر موجل حق غائب کے نام سے موسوم ہے جب یہ امر طے ہوگیا کہ اس قدر حق حاضر اور اس قدر حق غائب دیا جائیگا حق حاضر کے دو حصے کرتے ہین نصف قبل نکاح دولھن کے ہان بھیجدیا جاتا ہے اور بقیہ نصف بوقت نکاح ادا کیا جاتا ہے۔ اسی صحبت مین تاریخ عقد نکاح کے لئے منتخب ومقرر کی جاتی ہے اور یہ امور بھی اُسی وقت طے ہوتے ہین۔ دولھا والے چار اور قند کسقدر لائین گے۔ دُلھن کے لئے آئینہ، جرابین، دُلھن کے عزیزون کے لئے کسقدر جوتیونکی ضرورت ہوگی۔

MAULANA ABUL KALAM AZAD INSTITUTE OF ASIAN STUDIES
Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in

عرق گلاب کے کسقدر شیشے دولھا والونکو بہیجنا پڑینگے جگارا یعنی سگریٹ کسقدر دولھا والونکو
بہیجنا ہونگی نقل بادام کسقدر بہیجنا ہونگی یہ سب چیزین دولھا والے علے قدر حیثیت بروز عقد نکاح
لاتے ہین یہ امور جب طے ہو جاتے ہین تو دولھا والون کو شربت پلا کر رخصت
کر دیتے ہین جو جز حق حاضر کا دولھا والے دولھن والون کو قبل نکاح بہیجدیتے
ہین۔ اُس روپیہ مین سے دُلھن کے جہیز مین دینے کے لئے بلوری ظروف
چار کا سٹ) قالین ایرانی، پلنگ، سماور برنجی، کچہہ ظروف مسی وغیرہ خرید
کیا جاتا ہے مگر اُسکی نسبت دولھا والے دریافت نہین کرتے۔ بلکہ دولھن والون
کی راے پر چھوڑ دیتے ہین جو شے مناسب خیال کرین خریدین کچہہ چیزین
دولھن والے اپنے روپے سے خرید کر دُلھن کے ساتھہ کر دیتے ہین
مثلاً توشک، تکیہ، لحاف، مچھر دان ہلکے بھاری ملا کر دس جوڑے کپڑے
دولھن کے لئے دولھن کے کپڑون مین شقف ریشمی (مثل انگریزی ڈریسنگ
گون کے) قباہاے رستمی۔ ریشمی پائجامے جنپر زری کا کام ہوتا ہے (مثل
کامدانی کے) علاوہ اشیاء مذکورہ کے دولھن کے جہیز مین چاندی کی دو
لگنیان چاندی کی کنگھی، دو تھیلیان، تھوڑی سی لکڑی خطا کی جسکے چبانے سے
منہ سے خوشبو آتی ہے اور لب سرخ ہوتے ہین۔ گویا پان کا بدل ہے۔
وہان جہیز مین دیگ، دیگچہ سینیان گنگال وغیرہ نہین دیتے ہین دولھا کے
باپ، بھائی بہن کے لئے پوشاکین دولھن والے اپنی طرف سے تیار
کرو اکر جہیز کے ساتھہ کر دیتے ہین جو روز عقد نکاح کے لئے مقرر ہوتا ہے
اُسدن دولھا والے معہ نکاح خوان مولوی یا قاضی دولھن کے ہان جاتے ہین
بعد عقد خوانی دولھن کا باپ دولھا کے باپ کو زنانہ مین طلب کرتا ہے
جہان دولھا کی مان اور قرابت دار عورتین جمع رہتی ہین دولھن کا ہاتھہ

دولھا کے باپ کے ہاتھہ مین دیکر دولھن کا باپ یہ کہتا ہے کہ اول خدا اور
رسول اس کے محافظ و نگہبان ہین بعد اس کے تم ہو۔ بعد عقد خوانی جسقدر
رومال دولھا والون کے ہان سے آتے ہین۔ اور نقل آتے ہین
اُن ہی رومالون مین نقل رکھکر فی اسم ایک رومال اور کوئی پاؤ بھر نقل
بادام حاضرین کو تقسیم کرتے ہین اور جگارا یعنی سگریٹ جو فرستادہ دولھا والون
کا ہوتا ہے۔ حاضرین کو تقسیم کرتے ہین اور شربت بھی تقسیم کرتے ہین جسقدر
چیزین دولھن کے جہیز مین دیجاتی ہین بروز نکاح دولھا والون کے ہان
بہیجدیجاتی ہین۔ نکاح کے دن دولھن دولھا کے گھر نہین جاتی۔ دولھن والے
بروز نکاح زنانہ اور مردانہ کے لوگون کو کھانا کھلا کر رخصت کر دیتے ہین۔
عموماً نکاح کے دوسرے روز ورنہ نکاح کے ہفتہ عشرہ کے بعد دولھن کا
جلوہ ہوتا ہے۔ جو روز جلوے کے لئے معین ہوتا ہے اُس دن صبح ہی سے
دولھا والے دولھا کو مردانہ حمام مین اور دولھن والے دولھن کو زنانہ
حمام مین لے جاتے ہین (عراق کے ہر قصبہ اور شہر مین دو چار پبلک حمام
زنانہ و مردانہ ضرور ہوتے ہین۔ یہ حمام جاڑون مین گرم رہتے ہین اور گرمیون
مین سرد رہتے ہین) دولھا والے دولھن اور اُس کے عزیزونکے لئے دولھن والے
دولھا اور اُس کے عزیزون کے لئے اقسام اقسام کے کھانے اور میوے
حمامون مین بھیجتے ہین دولھا والے دولھن کے لئے کچہہ روپیہ بھیجتے ہین جسکو
حمام کروائی کہتے ہین صابن اور مہدی بھی دولھن کے لئے بھیجتے ہین دولھا
اور دولھن دونون کو حمامون مین مہدی لگائی جاتی ہے۔ تمام دن فریقین حمامون
مین بسر کرتے ہین۔ شام کو دولھا کو روشنی کے ساتھہ اسکے اعزا و احبا اسکے گھر لیجاتے
ہین اور دولھن کو اسکے گھر لیجاتے ہین دولھن کو گھر لا کر بناؤ سنگار کرتے ہین اسکے

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in

بعد ایک کرسی پر اسکو بٹھاتے ہین اور دو عورتین مومی شمعین روشن کرکے ہاتھون مین لئے ہوئے سر سے پاؤن تک آتارتی جاتی ہین اور حضرت فاطمہ علیہا السلام کے عقد کا حال پڑہتی جاتی ہین اس رسم کو وہان جلوہ کہتے ہین پھر دولھا کے گھر کہلا بھیجتی ہین کہ دولھن کو لیجاؤ۔ دولھا تو اپنے گھر مین رہتا ہے اُسکی جانب سے اعزا زن و مرد دولھن کے گھر آتے ہین دولھن کو ایک ریشمی چادر اُڑھاتے ہین اور منہ پر ایک ریشمی رومال ڈالتے ہین اور دولھا کے ہان پیدل لیجاتے ہین۔ تمام راستہ بھر ایک عورت ایک آئینہ دولھن کے منہ کے پاس لئے رہتی ہے اور دو عورتین دو طرف اُسکے دونون بازو پکڑے رہتی ہین مرد آگے آگے شمعین لئے رہتے ہین اور السلام علیک یا رسول اللہ کا غل مچاتے جاتے ہین اور عورتین کلی لِلی لِلی کا شور مچاتی جاتی ہین۔ دولھا کا گھر جب تھوڑی دور رہتا ہے تو یہ جلوس ٹھہرجاتا ہے اور دولھا کے کسی عزیز سے کہتے ہین کہ دولھا کو بلا لاؤ چنانچہ ایک شخص دوڑا ہوا جاتا ہے اور دولھا کو اپنے ہمراہ لے کر آتا ہے۔ دولھا آنکر اپنا منہ دولھن کو دکھلا کر چلا آتا ہے پھر یہ جلوس آگے بڑھتا ہے جب دولھا کے گھر یہ لوگ پہونچتے ہین تو مرد مردانے مین داخل ہوتے ہین اور عورتین زنانے مین معہ دولھن کے جاتی ہین۔ دولھا کی مان بہنین دولھن کو ایک حجلہ مین جو پہلے سے آراستہ و پیراستہ رہتا ہے اور جہان جہیز کے آئے ہوئے سامان و اسباب کو بھی چن دیتی ہین۔ لیجاتی ہین۔ وہان ایک مسند بچھی ہوئی ہوتی ہے اُسپر دولھا دولھن کو بٹھاتے ہین۔ اُس وقت دولھا کوئی زیور دولھن کو بطریق رونمائی دیکر اُسکا منہ دیکھتا ہے۔ دولھن جو جراب یعنی پائتابہ پہنے رہتی ہے۔ اسے دولھا اپنے ہاتھون سے

اُتارتا ہے پھر دولھا کی عزیز عورتین سیلابچی لاکر عرق گلاب سے دولھا دولھن کے ہاتھہ پاؤن دُھلاتی ہین اور اس نئے جوڑے کو وہین چھوڑکر چلی جاتی ہین۔ دُولھن کے گھر سے جو لوگ آتے ہین اُن مین سے عورتین زنانہ مین اور مرد مردانہ مین کھانا کھاتی ہین مرد تو واپس چلے جاتے ہین مگر عورتین تین دن تک دولھا کے گھر رہتی ہین۔

تیسرے دن یہ عورتین واپس جاتی ہین دولھن کا باپ تیسرے دن دولھا کی دعوت کرتا ہے اُس روز صرف دولھا دولھن کے گھر جاتا ہے پہلے میوہ اور مٹھائی دولھا کو کھلاتے ہین اس روز دولھا کی ساس دولھا کے سامنے ہوتی ہے شب کو دہوم سے دعوت ہوتی ہے جسمین دولھا اور اُسکے اعزا احبا اور دولھن کے اعزا اقربا بھی شریک ہوتے ہین۔ اور اسی روز جو لوگ کہ نکاح مین شریک ہوچکے ہین علےٰ قدر حیثیت قند و زیور اور کپڑون کے جوڑے دولھن کے ہان بھیجتے ہین ہند کی طرح روپیہ سلامی مین دینا یا رونمائی مین دینا عیب مین داخل ہے جلوہ ہوکر جب سات روز گذر جاتے ہین تو دولھا کے والدین یعنی سمدھی سمدہن کی دعوت کرتے ہین جسے حیدرآباد مین سمدہ بلاو لکتے ہین اور جو پہلے جمعگی کو یا پانچوین جمعگی کے موقع پر ادا کیا جاتا ہے۔ اُسی روز دولھن کی مان دولھن کے لئے کپڑون کا جوڑا اور کان کے ائرنگ جسے وہان لو لو کہتے ہین لیکر جاتی ہے جلوہ ہونے کے ایک ماہ بعد دولھن اپنے میکے جاتی ہے دولھن کے ہان اُس دن طرفین کے احبا و اعزا کی دعوت ہوتی ہے۔ اور دولھا بھی جاتا ہے تین روز دولھا اور دولھن کے گھر مہمان رہتے ہین تیسری دن رخصت ہوجاتے ہین اُس دن پھر دولھن کی مان دولھن کو نیا جوڑا

MAKAIAS
MAULANA ABUL KALAM AZAD INSTITUTE OF ASIAN STUDIES
Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in

کپڑونکا پہناتی ہے یہ حالات دولتمندون کے ہان کی شادی کے ہین۔
(نوٹ) ہند مین تیسرے دن کوئی کام منحوس سمجھکر نہین کرتے ہین برعکس اسکے وہان عموماً سب رسمین تیسرے ہی دن ادا کرتے ہین۔

الراقمہ

اہلیہ سید ہمایون مرزا بیرسٹر ایٹ لا

از حیدر آباد دکن

مختلف ممالک مین نسبت اور شادی کی رسوم

ہر ملک کے رسم ورواج سے وہان کی تہذیب اور تمدنی حالت کا اندازہ ہوسکتا ہے چونکہ ہر جگہ مختلف رسوم رائج ہین اس لئے اون سب کا ذکر کرنے کے لئے ایک مفصل کتاب در کار ہے۔ ہم صرف چند عجیب رسوم کا تذکرہ کرین گے۔

جزائر فجی | یہان کی عورتون کی حالت کا اس فقرہ سے اندازہ ہوسکتا ہے "ہنسی خوشی کا لڑکپن اور اسکے بعد محنت اور آنسوؤن کی زندگی"

ہمیشہ سے یہان کا دستور تھا کہ لڑکیون کی بہت کم سنی مین۔ اور اکثر شیر خوارگی ہی کی حالت مین نسبت کر دی جاتی تھی اور اکثر ایسے مردون سے جنکا شباب گذر چکا ہو۔ قاعدہ یہ تھا کہ عورت جتنی کم سن ہو مرد اتنا ہی عمر مین زیادہ ہو۔ اس مین بڑا نقصان یہ تھا کہ لڑکی کے والدین اسکی چال چلن کے ذمہ دار ہوتے تھے اور معاہدہ کے خلاف ورزی پر سخت سزا دیجاتی تھی۔

اگر لڑکی کسی سردار سے منسوب ہوتی۔ تو اکثر سزا موت ہوتی تھی۔ اگر کوئی لڑکی بلا منسوب ہوئے جوان ہو جاتی تو مرد اس کے ساتھہ شادی کر سکتی تھی لیکن مرد ہی کو پہلے پیام دینا پڑتا تھا۔ حال مین گورنمنٹ نے اس مین دخل دیا ہے اور یہ شرط لگادی ہے کہ جو شخص شادی کرنا چاہے کم سے کم ایک مکان اُسکی ملکیت ہونا چاہیئے۔ اگر یہ شرط پوری ہو جاے تو اُسکو پُرانے طریقہ سے شادی کرنے کی اجازت دیجاتی ہے۔ مرد کے جسم پر ناریل کا تیل خوب ملا ہوتا ہے اور بال اس طرح بنائے جاتے ہین۔ جس طرح اگلے زمانہ مین انگلستان مین مصنوعی بالونکا وگ (Wig) پہنا جاتا تھا۔ اس حالت سے وہ لڑکی کے والدین کے گھر جاتا ہے اور وہیل مچھلی کے دانت، کپڑا یا چٹائی نذر کرکے اُنکی لڑکی کو زوجیت مین طلب کرتا ہے۔ اگر جواب اثبات مین ملے تو لڑکی کی ہم سن عورتین اُسکو موجودہ شوہر کے گھر لے جاتی ہین جہان اُس کے والدین کو اُسی طرح نذر پیش کرتے ہین اسکے بعد وہ لڑکی رونا شروع کرتی ہے

(فجی کی عورتین اس کام مین عموماً بہت مشاق ہوتی ہین)

اور اسکی ساتھہ والیان اُس کو تسکین دیتی ہین۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ رونا موقوف کرتی ہے۔ یہ رسم (وا کا ماکام) یعنی آنسوؤن کا خشک کرنا کہلاتی ہے۔ اسکے بعد لڑکی کو کچھہ کھانا کھلایا جاتا ہے جو اُس کے آئندہ شوہر کا کھایا ہوا ہوتا ہے۔ اور وہ لڑکی تین چار دن اُس نئے گھر مین اس طرح کاٹتی ہے کہ سوائے ساتھہ والیون کے اُس کے پاس کوئی نہین جا سکتا بعد ازان اُسکو سمندر مین نہلایا جاتا ہے اور عمدہ پوشاک پہننے کے بعد وہ اپنی ہمراہیون کے ساتھہ مچھلیان پکڑتی ہے اور ان کو اپنے شوہر اور اُس کے

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in
MAKAIAS
MAULANA ABUL KALAM AZAD INSTITUTE OF ASIAN STUDIES

دوستون کے لئے پکاتی ہے۔کھانا تیار ہونے پر مرد اسی طرح تیل ملے اور اچھی پوشاک پہنے اپنے دوستون کے ساتھہ آتا ہے۔اور کھانے سے پہلے دولھا دولھن دونون کی پوشاک تبدیل کیجاتی ہے۔ بعدازان دولھن گھر کے کام کاج مین اس طرح مصروف ہوتی ہے کہ پہلے اپنے خاوند کو کھانا کھلاتی ہے اس کے بعد روزے رکھے جاتے ہین اور آخر کار دولھا دولھن کو تنہا چھوڑ دیا جاتا ہے۔

جزیرہ نئی برطانیہ
New Britain island near New Guinea.

جب یہان کا باشندہ تنہائی کی زندگی سے تھک کے شادی کا خیال کرتا ہے تو سب سے پہلے وہ اپنی مان یا باپ کو اپنے ارادے سے مطلع کرتا ہے اور جسکے ساتھہ شادی کرنا چاہتا ہے اس لڑکی کا نام بتاتا ہے اگر اُس کے مان باپ نہ ہون تو وہ اس معاملہ کو حاکم ضلع سے رجوع کرتا ہے۔اُس مرد کو جنگل مین بھیجدیا جاتا ہے اور اسکے احباب لڑکی کے اعزا کے پاس جاکر اُنکو تحفہ دیتے ہین اور لڑکی کی قیمت لگاتے ہین۔اس مین بہت جھگڑا ہوتا ہے اور آخر کار جو لڑکی والے چاہتے ہین وہی طے پاتا ہے شادی کے دن لڑکی اپنے دوستون اور عزیزون کے ساتھہ اپنے آئندہ شوہر کے اعزا کے گھر جاتی ہے جہان ناچ اور کھانے سے اُنکی خاطر کیجاتی ہے۔دولھن بھی ایک ناچ مین نمایان حصہ لیتی ہے۔ ان دعوتون کے بعد دولھن کو چھوڑ کر اُس کے ساتھہ والے چلے جاتے ہین۔ اس کے بعد شوہر کی تلاش مین جو اُسوقت تک جنگل مین رہتا ہے آدمی بھیجے جاتے ہین۔ یہ اکثر بہت مشکل ہوتا ہے کیونکہ بیچارہ تنہائی سے گھبرا کر ٹہلتا ہوا جنگل مین دور نکل جاتا ہے اور کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی دشمن اُسکو اکیلا پاکر مار ڈالتا ہے۔

عورت مرد کی ملکیت سمجھی جاتی ہے یہان تک کہ اُسکی زندگی بھی اُس کے اختیار مین ہوتی ہے۔آپس مین شادی کرنے کے قواعد بہت سخت ہین ہر قوم کے دو حصے ہین اور ایک ہی حصہ کے مرد اور عورتون مین شادی نہین ہوسکتی۔

عموماً مرد دوسری قومون کی عورتین خرید یا چرا لاتے ہین۔کیونکہ اُنکو کسی طرح یہ معلوم ہوگیا ہے کہ آپس مین شادی کرنے سے اولاد کمزور پیدا ہوتی ہے۔قابل شادی عورت کی قیمت دوگنی ہوتی ہے۔ایک وہ جو اُس کے والدین کو دیجاتی ہے اور دوسری وہ جو قوم کا سردار طلب کرتا ہے۔بغیر سردار کی اجازت کے شادی نہین ہوسکتی۔

دولھا کا دولھن کو روپیہ دینے کی رسم بہت پُرانی ہے۔فرانس مین بھی یہ رسم آجتک رائج ہے۔ انگلستان مین اس قسم کی ایک رسم تھی کہ دولھن یا اُسکا ملازم ایک خوبصورت تھیلی لیجاتے تھے کہ اُس مین یہ روپیہ رکھا جائے۔اُسکو ڈاور پرس (*Dew Purse (from Daiser*) یعنی جہیز کی تھیلی کہتے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جہیز اور تحفۂ شادی اسی رسم سے نکلے ہین۔

روس

گانون کی دولھنین اپنے بالون کی لٹین کاٹ ڈالتی ہین۔اور گرجا سے واپس آکر اُسکو احتیاط سے چھپا دیتی ہین۔اس ملک کے کاشتکار ایک گیت گاتے ہین جس مین ایک نئی شادی شدہ لڑکی کا اپنے سنہرے بالون کے کاٹے جانے پر اظہار ماتم ہوتا ہے۔ پادری جو رسوم ادا کرتا ہے اُس مین روٹی کی برکت (*Blessing of the bread*) بھی شامل ہے جس کے بعد وہ دولون کے ہاتھہ ملاتا ہے اور باری باری

MAKAIAS
MAULANA ABUL KALAM AZAD INSTITUTE OF ASIAN STUDIES
Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in

سے پوچھتا ہے کہ کیا تم قسم کھاتے ہو کہ ایک دوسرے کے ساتھہ اچھا برتاؤ کروگے اور اپنے گھر کو اچھی طرح رکھوگے؟ افستطین Worm wood (ناگ دونا) کے سہرے اُنکے سرونپر باندہے جاتے ہین جنکا یہ مطلب ہوتا ہے کہ شادی شدہ زندگی کی خوشیون مین بھی تلخی ممکن ہے اسکے بعد ایک عجیب رسم ہوتی ہے۔ پادری ایک سنہری لکڑی کے پیالے مین اون کا جام صحت پیتا ہے دولھا اور دولھن بھی ایسا ہی کرتے ہین اور پھر دولھا اُس پیالے کو زمین پر دے مارتا ہے اور اپنے پاؤن سے کچلتا ہے اور چلا چلا کر کہتا ہے "جو لوگ ہم دونون مین رنجش پیدا کرانا چاہین وہ اسطرح کچلے جائین اور تباہ ہون" اس کے بعد ایک نہایت عجیب اور خاص رسم یہ ہوتی ہے کہ گھر پہونچکر دولھا دولھن سے اپنے بوٹ اُتارنے کے لئے کہتا ہے اور ساتھہ ہی یہ بھی کہتا ہے کہ ایک ہاتھہ مین کوڑا ہے اور دوسرے مین تھیلی۔ بیچاری دولھن اپنے انتخاب کے اتفاق پر اپنے شوہر کی سختی یا نرمی کی پیشین گوئی کرتی ہے۔

سویڈن | اگر دولھن آلٹر Alter (قربانگاہ) پر دولھا سے پہلے اپنا سیدھا پاؤن رکھدے تو آئندہ اپنے شوہر پر حاوی رہیگی۔ اگر وہ اپنے شوہر کو شادی کے دن پہلے دیکھہ لے یعنی قبل اسکے کہ دولھا اُسکو دیکھہ سکے تو اُس کا شوہر ہمیشہ اُس سے محبت کریگا۔

یہودیون کی رسم ہے کہ شادی کی وقت دولھا دولھن ایک ہی پیالے مین شراب پیتے ہین اور پھر اُسکو توڑ ڈالا جاتا ہے جس کے یہ معنی ہین کہ دنیا کی خوشیان چندروزہ ہین۔

کوریا مین بالون سے ناکتخدا اور کتخدا کی شناخت ہوتی ہے شادی سے

قبل ایک نوجوان مرد ننگے سر رہتا ہے اور ایک لٹ بالون کی اسکی پشت کی جانب لٹکتی رہتی ہے۔ شادی کے بعد بالون مین ایک گرہ لگادی جاتی ہے جو سر کے بالائی حصہ پر رہتی ہے۔ عورتین اپنے سیاہ چمکدار بالونکی بہت حفاظت کرتی ہین۔ اور بہت سی چھوٹی چوٹیان گوندھ کر اپنے بالون کی جسامت بڑھاتی ہین اور چاندی یا تانبے کے بٹنون سے سر پر لگالیتی ہین۔ غریب عورتین اپنی چوٹیان سر پر مثل دوپٹہ (صافہ) کے لپیٹ لیتی ہین۔

محمد عظمت الٰہی زبیری

متعلم محمڈن کالج علیگڈھ

حَامِدًا وَّمُصَلِّیًا

ملکہ بلقیس فرمانروای ملک یمن

خاتون خاندان سبا

اےعالم کے تاریخی واقعات تبلارہے ہین کہ دنیا مین عنان حکومت اور تخت سلطنت کبھی کبھی عورتون کے قبضۂ اقتدار مین بھی آئے ہین۔ فرمانروائی کا تاج اس صنف ضعیف کے سر پر بھی رکھا گیا ہے۔ خواتین نے تخت و تاج کی مالک بنکر بڑے بڑے کام کئے ہین خداوند تعالے نے بھی قرآن مجید مین عورتون کی سلطنت و حکومت

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in
MAULANA ABUL KALAM AZAD INSTITUTE OF ASIAN STUDIES
MAKAIAS

اور انکی دانائی وہوشمندی کا تذکرہ بطور تاریخی واقعہ کے نقل فرمایا ہے۔

اس صنف ضعیف نے اپنے ہم نوع قوی (یعنی مردون) کے دوش بدوش رہکر سیاسی امور مین بھی مساوات کا حصہ نہین چھوڑا چنانچہ منجملہ فرمانروا خواتین کے ایک ملکہ بلقیس ہے جس کا ذکر قرآن مجید مین بھی ہے۔ اسی وجہ سے مینے مناسب سمجھا کہ ملکہ مذکورہ کے متعلق آیات مین۔ جو تاریخی واقعات ہین اُن کو کسیقدر تفصیل کے ساتھہ جیسا کہ بعض کتب تواریخ مین بیان کیا گیا ہے۔ پبلک کے سامنے پیش کرون ملکہ بلقیس بزمانہ حضرت سلیمان علے نبینا وعلیہ السلام ملک یمن مین فرمانروا تھی اسی ملکہ کا تذکرہ حضرت سلیمان کے تذکرہ کے ساتھہ سورۂ نمل مین خاص طور سے آیا ہے۔

خاندانی حالات و ملکی انتظامات کی مختصر کیفیت

۲۔ بلقیس خاندان سبا کی ایک نامور فرمانروا تھی۔ اس خاندان کی آبادی وبربادی کے کسیقدر واقعات اجمالی طور سے قرآن شریف کی سورۃ سبا مین موجود ہین۔ اسی وجہ سے سورہ سبا نام رکھا گیا ہے۔

شاہان یمن مین یشجب نام ایک بادشاہ تھا اُسی کو سبا کہتے ہین یمن ملک عرب کا ایک حصہ ہے جو جنوبی سمندر سے ملا ہوا ہے۔ اس ملک مین خاندان سبا کی سلطنت تھی اسی خاندان کی نسل مین بلقیس بھی ہے بلقیس سے چند پشت پہلے سبا نے فرمانروائی کی تھی۔ اُسی کے نام سے ایک شہر بھی آباد ہوا تھا جو صنعا سے تین منزل کے فاصلہ پر ہے اور اُسی کے نام سے خاندان سبا مشہور ہوا۔

سبا کی اولاد مین سلطنت رہی یہانتک کہ الہداد پسر بلقیس بادشاہ ہوا الہداد کے بعد اس کی بیٹی بلقیس تخت اور تاج کی مالک ہوی اور چالیس برس تک سلطنت کی بلقیس نے تخت نشین ہوکر اور عنان فرمانروائی ہاتھہ مین لیکر ترقی ملک کی طرف پوری پوری توجہ کی زراعت و تجارت کو بہت فروغ دیا غیر مزروعہ زمین کو جنگل وجھاڑی سے صاف کرکے مزروعہ بنا دیا۔

بعض مورخین کہتے ہین کہ سورۂ سبا مین خاندان سبا کے ذکر کے ساتھہ راستون کے دائین بائین باغات ہونے کا جو تذکرہ ہے وہ باغات بلقیس کے دست کرم سے لگائے گئے تھے۔

بلقیس نے ملک کی سرسبزی اور ترقی زراعت کے لئے آبپاشی کا جو انتظام کیا تھا وہ ایک بڑا کارنامہ اُس کے حسن انتظام کا تھا اور وہ انتظام یہ تھا:

کہ برسات کا پانی روکنے کے لئے ایک بڑا مستحکم بند تعمیر کرایا تھا برساتی ندیون اور نالون کا پانی آکر جمع رہتا تھا اُس مین سے چھوٹی چھوٹی نہرین نکالدی تھین جن سے کھیت اور باغات مین آبپاشی ہوتی تھی۔ اسی بند کا فیض تھا کہ ملک یمن مین راستون اور سڑکون کے دو طرفہ انگور اور دیگر میوون کے باغات لگے ہوے تھے۔ بستیان پاس پاس آباد ہوگئی تھین یہ آبادی وشادابی منزلون تک چلی گئی تھی۔ مسافر لوگ رات دن بڑے آرام سے نہایت امن کے ساتھہ سفر کیا کرتے تھے۔

یہ بند آب سرسبزی وشادابی ملک کے لئے ایک بڑا ذریعہ آبپاشی کا بلقیس نے چھوڑا اس بند کا نام عرم تھا۔

MAULANA ABUL KALAM AZAD INSTITUTE OF ASIAN STUDIES
MAKAIAS
Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in

مگر افسوس کہ بلقیس کے جانشین فرمانروایان نے اس انتظام کی کچھہ قدر نہ کی امن وچین کی وجہ سے عیش وعشرت مین منہمک ہوگئی فحش وبیحیائی مین ایسے مبتلا ہوے کہ خدا کی ناسپاسی کرنے لگے اور اُسکی قدرت کاملہ سے غافل ہوگئے ملکی انتظامات کی طرف کچھہ توجہ نہ کی نہ اُس بند کی مرمت کا کبھی خیال کیا آخرکار ایک دن وہ بند ٹوٹ گیا اور اسقدر زور کا سیلاب نکلا کہ تمام بستیون اور باغات کو بہالے گیا۔ اسی سیلاب کو بنام سیل العرم سورۂ سبا مین ذکر کیا گیا ہے۔ سیلاب سے جب تمام باغات برباد ہوگئے تو ان لوگون کی آنکھین کھلین کہ یہ کیا ہو گیا۔

نوٹ

دنیا مین اکثر امرا ورؤسا بزمانہ امن اپنے ملک ودولت مین اسی طرح مست او غافل ہو کر خرابی وبربادی پیدا کرتی ہین۔ خیال کرنیکا مقام ہے کہ ایک خاتون فرمانروا نے ملک کی سرسبزی وشادابی کا کیسا بڑا کام کیا اور اُس کے جانشین جوانمردون کی غفلت نے کیسا تباہ کر ڈالا۔ اس موقع پر یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ ایسے مردون کے مقابلہ مین عورتون کی فرمانروائی غنیمت بلکہ لبا غنیمت کیون نہ شمار کی جائے۔

بلقیس کے حسن انتظام کی یہ کارروائی (بطور مشتے نمونہ از خروارے) ہے۔ اور بلقیس کا ایک دوسرا کارنامہ ہے جس سے بلقیس کی شاہانہ ہوشمندی اور دوراندیشی کا ثبوت ملتا ہے اُس کے واقعات مختصر طور پر چند آیات سورۂ نمل مین خداوند تعالے نے نقل فرمائے ہین یہ واقعات

بھی صفحہ دنیا پر سلاطین وفرمانروایان کے لئے ایک عمدہ سبق ہین۔ مین ان واقعات کو بطور ترجمہ آیات عام فہم عبارت مین بیان کرتا ہون کہ عام مسلمانون کو قرآن شریف کے آیات سے واقعات پیش نظر ہو جائین۔

حضرت سلیمان علیٰ نبینا وعلیہ السلام وملکہ بلقیس کی مراسلت

بلقیس یمن مین فرمانروا تھی اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی سلطنت ملک شام مین ایسی شوکت وسطوت کے ساتھ تھی کہ آدمیون کے علاوہ جن اور طیور بہائم اور دواب وغیرہ جملہ حیوانات زیر فرمان تھے خداوند تعالے نے حضرت سلیمان کو منصب نبوت بھی عطا فرمایا تھا۔

نوٹ

جن ودیگر حیوانات پر حکومت ہونیکی وجہ اور اُس کا اصلی راز اس موقع پر ذکر کرنیکی ضرورت نہین۔

مابین ہر دو فرمانروایان کے تعارف نہ تھا تعارف کی صورت اس طرح پیدا ہوئی کہ ایک روز حسب معمول طیور کی حاضری لی گئی تو ہدہد کو حاضر نہ پاکر حضرت سلیمان نے فرمایا "کیا سبب ہے کہ مین ہدہد کو اسوقت حاضر نہین دیکھتا ہون یا وہ بھی اُن ہی مین سے ہوگیا جو اکثر غائب وغیر حاضر رہا کرتے ہین مین اُس کو سخت سزا دونگا یا ذبح کر ڈالونگا یا کوئی وجہ بین اور معقول اپنی غیر حاضری کی بیان کرے تو البتہ درگذر کرونگا۔

تھوڑی دیر بعد ہدہد حاضر ہوگیا اور بیان کیا کہ مین نے ایسی ایک بڑی بات معلوم کی ہے جو آپ کو آج تک معلوم نہ تھی ملک سبا سے

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in
MAULANA ABUL KALAM AZAD INSTITUTE OF ASIAN STUDIES
MAKAIAS

ایک سچی خبر لیکر آیا ہون۔ مین نے اُس ملک مین ایک عورت (بلقیس) کو فرمانروا پایا جو سب کی مالک بنی ہوئی ہے۔ ہر قسم کا مال۔ دولت حکومت اور ساز و سامان قدرت سے اسکو دیا گیا ہے۔ اُس کے لئے ایک بڑا تخت سلطنت ہے جسپر وہ جلوس کرتی ہے"

نوٹ

چونکہ حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے وقت کے نبی تھے اس لئے ہدہد بلقیس کے مذہبی خیالات بیان کرنے لگا کہ:۔

"مینے اُسکو اور اُسکی قوم کو آفتاب پرست پایا سب آفتاب کو سجدہ کرتے ہین اور اس کام کو شیطان نے اُنکے خیال مین ایک اچھا کام ثابت کرکے خدا کے سیدھے راستہ توحید سے اُنکو روکدیا ہے وہ بالکل نہین سمجھتے کہ سجدہ در اصل اُس اللہ کے واسطے کرنا چاہئے جو آسمان وزمین سے عمدہ عمدہ چیزین پیدا کرتا ہے عالم الغیب ہے کوئی کام پوشیدہ کرو یا علانیہ سبکو جانتا ہے وہ اللہ ایک معبود ہے اُسکے سوا کوئی دوسرا معبود نہین وہی اللہ عرش عظیم کا مالک ہے"

نوٹ

ایسے واقعات پر بعض لوگ بلا غور و تامل محض ظاہری نظر سے دیکھکر بول اٹھتے ہین کہ جانور ایسی باتین نہین کرسکتا ہے خصوصًا توحید کی بھلائی اور شرک کی برائی کا ادراک جانورون کو کیسے ہوسکتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جانورون مین فطرتًا مادہ ادراک و احساس قریب قریب فطرت انسانی کے موجود ہے۔ جانورون کی حرکات

سکنات اُنکی بود و باش اُنکی باہمی محبت و نفرت سے ظاہر ہے کہ اُنکی طبیعتون مین ادراک و احساس ہے مضر صحت چیزون کے استعمال سے حیوانات کا اجتناب کرنا بھی اُن کے ادراک پر دلالت کرتا ہے طیور کی جوڑون کا بطور ازدواج یکجہتی سے زندگی بسر کرنا بچون کی پرورش مین مشغول ہونا بالکل معاشرت انسانی کے قریب قریب ہے جانورون مین نفیس الطبع اور بعید الطبع کا ہونا بھی ظاہر ہے بعض پاک وصاف رہتے ہین اور خراب چیز خصوصًا میلا وغیرہ نہین کھاتے بعض میلے اور گندے رہتے ہین خراب چیزین بھی کھاتے ہین۔ ان دونون قسم کے جانورون مین جیسا کہ ظاہر الطبیعتون مین فرق ہے ایسا ہی اُن کے باطنی خیالات اور عادات مین بھی تفاوت ہے۔ جیسا کہ انسان کی عادات مین پایا جاتا ہے مادہ قابلیت حیوانات مین ایسا موجود ہے کہ انسان ہر قسم کے حیوان کو پرورش کرکے ایسے ایسے کام لئے ہین جو انسان کیا کرتے ہین جانورون کو کلام کرنے پر بظاہر قدرت نہین معلوم ہوتی ہے۔ لیکن اون کے حالات اور واقعات متعلقہ سے بالکل یقین ہوتا ہے کہ وہ آپس مین ایک دوسرے سے کسی خاص طریقہ پر ضرور کلام کرتے ہین مگر عام انسان اُس تکلم کو نہین سمجھ سکتے

MAKAIAS
Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in
MAULANA ABUL KALAM AZAD INSTITUTE OF ASIAN STUDIES

انسانے طوطا مینا وغیرہ کو بول چال سکھلا کر یہانتک کر
دکھایا ہے کہ صاف طور پر بات چیت کرنی لگتی ہین
لہذا کسی نبی یا ولی کے معجزہ و کرامت سے بھی اگر کوئی
جانور بول اٹھا تو قیاس کے خلاف نہو گا پس جبکہ
جانورون کا ادراک اور احساس ثابت ہے تو مادی
اشیاء کی بھلائی و برائی معلوم ہونے کے ساتھہ
روحانی بھلائی و برائی جیسا کہ توحید و شرک کی صورت
ہے حیوانات کا سمجھنا بعید از قیاس نہین بالخصوص
اہل اسلام کے نزدیک اس لئے کہ جانورون کا
یاد الٰہی مین مشغول ہونا اور مثل انسان کے اُن کی بھی
امتین اور فرقے ہونا قرآن شریف سے ثابت ہے۔

۴۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ہدہد کا جواب سن کر فرمایا کہ اچھا
ہم دیکھتے ہین تو سچا ہے یا تو بھی اُنھین جھوٹ بولنے والون مین سے ہے
جو ایسے موقع پر جھوٹ بات بنا کر پیش کر دیا کرتے ہین۔ یہ کہکر حضرت
سلیمان نے بلقیس کے نام ایک خط لکھا اور ہدہد سے کہا کہ لو یہ میرا
خط لیجاؤ اور اسکو اوپر سے اون کی طرف ڈالکر الگ ہٹ جانا پھر دیکھنا کہ وہ
آپس مین کیا کہتے ہین چنانچہ ہدہد خط لیکر روانہ ہوا اور جیسا اُسکو سکھلا دیا تھا
ویسا ہی اُس نے کیا۔

نوٹ

اس واقعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ طیور سے نامہ بری کا
کام لینا بہت قدیم ہے آجکل بھی طیور سے نامہ بری کا

کام لیا جاتا ہے اور اس تجربہ سے جانورونکے ادراک کا
کافی ثبوت ہے۔ جیسا کہ سابقہ نوٹ مین ظاہر کیا گیا ہے۔

۵۔ جب وہ خط بلقیس کی طرف اوپر سے ڈالا گیا تو بلقیس نے اُٹھا لیا
اور پڑھ کر سخت حیران ہوگئی کہ اب کیا کرنا چاہئے

بلقیس ایک ہوشمند و مصلحت اندیش فرمانروا تھی۔ ہر ایک اہم انتظامی
امر کو اپنے اراکین دولت کے مشورہ سے طے کیا کرتی تھی۔ اس خط کا آنا
بھی ایک عجیب حیرت انگیز واقعہ تھا اور اس کا جواب ایک اہم انتظامی
امر تھا اس لئے بلقیس نے ارکان دولت سے کہا کہ "میرے پاس اوپر سے
یہ خط جس کو کرامت نامہ کہنا چاہئے ڈالا گیا ہے (نامہ بر کبوتر یا اور کوئی جانور
ڈال گیا ہے) یہ خط سلیمان کی طرف سے ہے۔ خلاصہ مضمون یہ ہے کہ میرے
مقابلہ مین غرور و تکبر مت کرو توحید پر ایمان لاکر میرے پاس آؤ"

نوٹ

حضرت سلیمان علیہ السلام کو بلقیس کی فرمانروائی اور
دانائی معلوم ہو کر یہ خیال ہوا کہ کسی طرح آفتاب پرستی کو
کو چھوڑ دے اور توحید پر ایمان لے آئے یہ خیال اُسی
جذبہ نبوت کا اقتضاء تھا جو انبیاء وقت کو عام اشخاص
کے ساتھ عموماً اور خاص اشخاص کے ساتھ خصوصاً
پیدا ہوتا ہے۔ اور ہمیشہ چاہتے ہین کہ سر برآوردہ قابل
اور دانا اشخاص ایمان لائین تاکہ انکی وجہ سے اورون پر
بھی اثر پڑے۔ یہ جذبہ عین جذبہ حقانیت اور منصب
نبوت و رسالت کا اقتضاء ہے۔ یہ خیالات و جذبات

MAULANA ABUL KALAM AZAD INSTITUTE OF ASIAN STUDIES
Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in

اصلاح عام اور خیرخواہی انام کے جذبات ہین اور اسی کام کے لئے انبیا مبعوث ہوتے ہین۔

۶۔ بلقیس نے مضمون خط سناکر ارکان دولت سے کہا کہ "کبھی مین کسی امر سلطنت کو قطعی طور سے طے نہین کرتی ہون جب تک کہ تم لوگ حاضر نہ ہو جاؤ۔ لہذا اس امر مین مشورہ دو کہ مجھکو کیا کرنا مناسب ہے (سلیمان کی پاس پہونچون اور توحید پر ایمان لاؤن یا مقابلہ کے لئے آمادہ ہو جاؤن)"

۷۔ ارکان دولت (جن مین فوجی افسران بھی شامل تھے) بولے کہ "مقابلہ کیلئے ہماری طاقت بھی کچھ کم نہین۔ ہم بڑے قوت والے اور سخت حملہ کیساتھ لڑنیوالے ہین۔ لیکن حکم دنیا آپ کے اختیار مین ہے پس جو حکم آپ کو دینا منظور ہو غور فرمالیجئے۔ ہم حاضر ہین"

نوٹ

یہ کہنا ارکان دولت کا خصوصًا فوجی افسران کا اُسی پہلو پر تھا جیسا کہ اکثر ارکان دولت ظاہری طور پر اپنی بہادری کے متعلق اور بطریق خوشامد و لحاظ اپنے بادشاہ کی بڑائی اور شان کی وجہ سے کہدیا کرتے ہین تاکہ اُنکی طرف یہ خیال نہ ہو کہ لڑائی سے ڈرتے ہین اور بادشاہ کی شان مین بھی کوئی کمزوری نہ ظاہر ہو ایسے موقع پر جو فرمانروا بلا غور و تامل ناعاقبت اندیشی سے ارکان دولت کی ظاہری گفتگو پر اپنے تکبر و شانداری کے خیال مین کوئی سخت حکم صادر کر دیتے ہین وہ اپنے کو اور اپنی قوم کو تباہ کر ڈالتے ہین اور جو فرمانروا کہ ہوشمند اور دانا

ہوتے ہین۔ ایسی گفتگو کے ظاہر اور باطن پر مطلع ہوکر سمجھ لیتے ہین کہ ارکان دولت کی یہ گفتگو بالکل ظاہری طور پر محض اپنی شرم یا ہماری خوشامد یا ادب کی وجہ سے ہے۔ اس لئے موقع پر حکمت عملی سے کام لیکر اپنی راے کا اظہار کرتے ہین جس سے نہ بہادری مین ظاہرا فرق آئے اور نہ شان و شوکت مین کمزوری محسوس ہو مصلحت اور دوراندیشی سے ایک مناسب طریقہ اختیار کرتے ہین چنانچہ بلقیس کو بھی اُس وقت یہی قصہ پیش آیا کہ ارکان دولت نے بلقیس کی خوشامد اور اپنی شرم کی وجہ سے اپنی طاقت کو حضرت سلیمان کے مقابلہ مین کمزور نہین کہا لیکن بلقیس نے سمجھ لیا کہ یہ ظاہری گفتگو ہے۔ دوراندیشی سے کام کرنا چاہئے

۸۔ اُس موقع پر ارکان دولت کے سامنے بلقیس نے اپنی راے و تجویز یہ بیان کی کہ بیشک ہماری طاقت کچھ کم نہین ہے اور ہماری قوم سخت حملہ سے لڑنیوالی ہے مگر مقابلہ کے وقت اگر پوری طاقت سے مدافعت کرکے ہم نے اپنے ملک کو مغلوب اور مفتوح ہونے سے بچا بھی لیا تو سخت نقصان جانی و مالی برداشت کر لینے کے بعد یہ کامیابی ہوگی اور اگر سلیمان غالب آگیا تو پھر تمام ملک اور قوم کی تباہی کا سامنا ہے اس لئے کہ ملوک و سلاطین جب کسی بستی مین غالب و فاتح ہوکر داخل ہوتے ہین تو اُسکو خراب و برباد کرتے ہین اور وہان کے معزز اور با اثر اشخاص کو ذلیل و خوار کر ڈالتے ہین تاکہ کوئی سر نہ اٹھائے۔ یہ بات مین غلط نہین کہتی ہون

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in
MAULANA ABUL KALAM AZAD INSTITUTE OF ASIAN STUDIES
MAKAIAS

گذشتہ زمانہ کے تاریخی واقعات اسپر شاہد ہین کہ ایسے مواقع پر بادشاہ لوگ ایسا ہی کیا کرتی ہین۔ ابھی ہمکو سلیمان کی طاقت کا موازنہ اور اُسکے خیالات اور ارادون کا اندازہ بھی معلوم نہین ہے۔ سب سے پہلے ہم کو ایسی تدبیر کرنا چاہیے جس سے سلیمان کی طاقت اور خیالات و ارادون کا اندازہ ہوجائے اُس کے بعد پھر تم قطعی فیصلہ کرنیگی کہ ہمکو کیا کرنا چاہیے۔ لہذا مین مناسب خیال کرتی ہون کہ سلیمان کے خط کا جواب لکھون اور چونکہ سلیمان نے ہمکو خط لکھنے مین سبقت کرکے اپنے خیال کے مطابق دعوت توحید سے خیراندیشی کا اظہار کیا ہے اس لئے اُسکے شکریہ مین چند تحائف بھیجون۔ تحائف کے ساتھہ چند آدمی تحائف کے لیجانے والی ایسی ہون جو سلیمان کی طاقت اور خیالات اور ارادون پر اطلاع حاصل کرکے بعد واپسی ہمکو ٹھیک خبر دین۔ اُسکے بعد پھر جو کچھہ مناسب ہوگا کرین گے۔

بلقیس کی اس مدبرانہ راے کو سب نے تسلیم کیا۔

نوٹ

فی الواقع یہ راے نہایت ہوشمندی اور دوراندیشی کے ساتھہ تھی۔ اصول جنگ کے لحاظ سے لازم ہے کہ فریق مقابل کی طاقت کا موازنہ کیا جاے۔ بلا موازنہ طاقت مقابلہ کرنا اصول جنگ کے خلاف ہے۔

۹۔ بلقیس نے جواب کے ساتھہ تحائفِ بیش قیمت چند ارکان دولت کے ہمراہ حضرت سلیمانؑ کی طرف روانہ کئے جب تحائف مذکورہ پہونچے تو حضرت سلیمان نے فرمایا کہ "کیا مال بھیجنے سے میری امداد کرنا چاہتے ہو مین تمھاری امداد کا محتاج نہین ہون اللہ تعالیٰ نے جو کچھہ مجھکو دیا ہے وہ

ہر طرح اس سے زیادہ اور بڑھ کر ہے جو تمکو دے رکھا ہے بلکہ اپنے تحائف سے تم ہی خوش ہو اگر و مجھے اسکی ضرورت نہین فوراً جاؤ اور کہدو کہ اگر مصالحت و اطاعت منظور نہین ہے تو مین ایسا لشکر لیکر تمھاری اوپر چڑھائی کرونگا جس کا مقابلہ نہ کر سکوگے اور وہان سے ایسا ذلیل کرکے نکالدونگا کہ تم مارے مارے پھروگے۔

یہ جواب لیکر بلقیس کی مرسلہ جماعت واپس آئی اور حضرت سلیمانؑ کے حالات شوکت و سطوت سلطنت اور خیالات نبوت کو ٹھیک ٹھیک ظاہر کیا تو بلقیس بعد مشاورت ارکان دولت حضرت سلیمان کی طرف روانہ ہوئی حضرت سلیمان نے جب یہ معلوم کرلیا کہ بلقیس قریب آپہونچی ہے تو اپنی طاقت و شوکت بتلانے کو یہ چاہا کہ بلقیس کا تخت اُسکے مقام دربار سے اُٹھوا منگائین تاکہ جب بلقیس یہان پہونچے تو تخت کو موجود دیکھکر حیران ہوجاے اور قدرت خداوندی کا رعب اُس پر چھاجاے۔ چنانچہ حضرت سلیمان نے اپنے دربار کے حاضرین کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ "تم مین کون شخص بلقیس کے پہونچنے سے پہلے اُس کا تخت اُٹھا کر میرے پاس لاسکتا ہے" اُس کے جواب مین اول ایک طاقتور جن بولا کہ "مین اسقدر جلد لاسکتا ہون کہ آپ اس مجلس سے نہ اُٹھنے پائین گے مین اس کام پر قوی اور امین ہون بلا کسی قسم کے نقصان پہونچنے کے صحیح و سالم نہایت حفاظت سے تخت کو لاسکتا ہون"

مگر ایک دوسرا شخص حاضر دربار جو کتاب الٰہی کا عالم تھا بول اُٹھا کہ "مین اُس تخت کو آپکی پلک جھپکنے سے پہلے آپکے پاس لاسکتا ہون" چنانچہ فوراً تخت حاضر کردیا۔

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in

نوٹ

اس قصہ مین تخت اُٹھا لانیکا واقعہ بظاہر ایسا ہے جس کو بعض لوگ خلاف قیاس سمجھکر کہتے ہین کہ پلک جھپکنے مین یمن سے شام کو اتنا بڑا تخت کیسے لایا جاسکتا ہے ایسی کون باربرداری تیز رفتار تھی جو تخت کو استقدر جلد لے آئی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ کسی شے کا ایک مکان سے دوسرے مکان کو منتقل ہونا ایک حرکت ہے۔ حرکت کرنے کے لئے کسی محرک یعنی حرکت دینے والی کی بھی ضرورت ہے۔ اصلی محرک انسان کا ارادہ ہوتا ہے اور ظاہری اسباب ہاتھہ پاؤن وغیرہ ارادہ کے معاون ہوتے ہین چنانچہ جب انسان کسی شئ کو حرکت دینا چاہتا ہے تو پہلے ارادہ حرکت دینے کا کرتا ہے اُسکے بعد ہاتھہ پاؤن وغیرہ ظاہری اسباب ارادہ کی معاونت مین اُس شئ کو ادھر سے اُودھر کرتے ہین۔ مثلاً جب آپنے کسی کتاب کو منتقل کرنا چاہا تو پہلے اس بات کا ارادہ کیا کہ اسکو لیچلو اُس کے بعد ہاتھہ بڑھایا اور اُٹھا کر لیچلے پس اصلی محرک قلب تھا جس کے تابع سب اعضا ہین۔

قلب مین جو تحریک پیدا ہوتی ہے اُسی کو جذبہ و کشش کہتے ہین اور اس کشش کے ظہور کے لئے مختلف اسباب ہوتے ہین۔ مثلاً کسی شئ کو آپ ہاتھہ مین لیجاتے ہین

کسی کو گاڑی مین کسی کو ریل مین یہ اسباب و ذرائع ارادہ قلبی کو پورا کرنیوالے ہین اپنی ذات سے اُنکو اُس شئ کے منتقل کرنے مین کوئی تعلق نہین ہے۔ ہاتھہ یہ نہین چاہتا کہ وہ اُس شئے کو لیجاے۔ گاڑی یا ریل خود یہ نہین چاہتی ہین کہ کسی شئ کو لیجائین یہ کشش و جذب جب قلب مین پیدا ہوتا ہے تو قوی کشش اُس کام کو جلد کرنے پر مؤثر ہوتی ہے اور ضعیف کشش بدیر۔ چنانچہ یہ روزمرہ کے واقعات ہین کہ جب کسی کام کو جلد کرنا چاہتے ہین تو قوی کشش ورنہ ضعیف کشش ہمارے قلب مین ہوتی ہے جب یہ قوی کشش اسباب ظاہری کو جلد مہیا کرانے پر مؤثر ہوتی ہے تو معلوم ہوا کہ قلب کے جذب و کشش مین قوت مؤثرہ موجود ہے پس یہی قوت مؤثرہ ایسی قوت ہے کہ کبھی کبھی بلا ظاہری اسباب کے کام دیتی ہے جیسا کہ مسمریزم کے تجربہ نے ثابت کر دیا ہے کہ قلبی کشش نے ایک قوی اثر کر کے طرفۃ العین مین بلا ذریعہ ظاہری اسباب دور دور کے معاملات پیش نظر کر دئے ہین۔

یہی کشش انبیا و اولیا کے قلب مین قوی تر ہوتی تھی کہ بلا ذریعہ اسباب ظاہری کے اُس کشش سے ہر چیز نہایت سرعت کے ساتھہ منتقل ہو سکتی ہے۔ خصوصاً جو لوگ کہ اوراد و وظائف کے عامل ہو جاتے ہین وہ لوگ

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in
MAULANA ABUL KALAM AZAD INSTITUTE OF ASIAN STUDIES
MAKAIAS

عمل کے زور سے اپنے قلب سے بہت کچھ کام لے سکتے ہین۔ پس قوت قلبی جو اصلی قوت روحانی ہے نہایت تیز و قوی تر ہے۔ اس کشش صادقہ کا ظہور ہمیشہ مختلف طور پر ہوتا رہتا ہے چنانچہ قلب کے خیالات جو آن واحد مین زمین سے آسمان تک پہونچتے ہین۔ یہ بھی ایک کشش ہے مسمریزم کے طریقہ پر قلبی زور سے جو کام لیا جاتا ہے وہ بھی ایک کشش ہے اور ایسی کشش ہے کہ اگر قوت قلبی کافی ہو تو پہاڑ کو بھی ایک آن واحد مین کھینچ لائے جو کشش انبیا اور اولیا، کرام کے قلوب مین ہوتی ہے وہ اور بھی زیادہ قوی تر ہے بعض اشخاص کو اعمال اور اوراد کے زور سے یہ کشش حاصل ہوتی ہے جس کا تجربہ کیا گیا ہے چنانچہ بعض مؤرخین کہتے ہین کہ (وہ شخص جو طرفۃ العین مین تخت کو لایا اسم اعظم کا عامل تھا) گویا اسم اعظم کے اثر سے اُسکے قلب مین اسقدر تیز کشش پیدا ہو گئی تھی جس کے زور سے اس نے تخت کو لا حاضر کیا اسی کشش صادقہ کا ادنے مرتبہ یہ ہے کہ ہم کسی شخص کو یاد کرتے ہین تو بعض اوقات وہ شخص چلا آتا ہے۔ اگر یہ کشش صادقہ قوی تر ہو جائے تو ظاہر ہے کہ بھاری سے بھاری شی پر بھی مؤثر ہوگی لہذا تخت لانیکا واقعہ سائنس کے خلاف اور روحانی

جذبہ کی طاقت سے باہر نہین کہا جا سکتا خصوصاً موجودہ زمانہ مین سائنس نے حیرت انگیز طریقہ پر طرح طرح کے اثرات اور جذبات قلب سے پیدا ہونا ثابت کر دکھایا ہے اس موقع پر زیادہ تفصیل کی ضرورت نہین ہے۔

۱۰۔ جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے پاس تخت کو رکھا ہوا دیکھا تو بہت خوش ہوئے اور خداوند تعالے کا شکر کر کے کہنے لگے کہ "میرے رب کے فضل سے یہ کام ہوا ہے تاکہ اس موقع پر میری آزمائش کرے کہ مین باوصف اسقدر سلطنت و شوکت و طاقت کے اُسکی دی ہوئی نعمتون کا شکر گذار ہون یا ناشکری کرتا ہون اگرچہ اس آزمائش کی حق تعالے کو بالکل ضرورت اور پرواہ نہین ہے کیونکہ جو کوئی شکر ادا کرتا ہے اپنے بھلے کے واسطے اور جو شکر نہین کرتا تو ہماری رب کو اُسکی کچھہ پرواہ نہین"۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے ارادہ کیا کہ بلقیس کی ملاقات کے وقت اُسکی عقل و دانش کا امتحان لیا جاے اس لئے اپنے خدام کو حکم دیا کہ بلقیس کے تخت مین کچھہ اُدھیڑ بن کر کے اُسکو بے پہچان کر دو تاکہ ہم دیکھین بلقیس سمجھتی اور پہچانتی ہے یا ایسے لوگون مین سے ہے جن کو کوئی حس کسی بات کا اور کچھہ سمجھہ اور پہچان نہین ہے۔

جب بلقیس پہونچی تو حضرت سلیمان نے پوچھا کہ "کیا تمھارا تخت ایسا ہے" اُس نے دیکھکر جواب دیا کہ "ایسا کیا بلکہ گویا یہ تخت وہی ہے" وہان تخت کو موجود دیکھکر بلقیس حیران ہونیکے ساتھہ مرعوب

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in
MAULANA ABUL KALAM AZAD INSTITUTE OF ASIAN STUDIES
MAKAIAS

بھی ہوگئی اور بول اُٹھی کہ ہمکو پہلے سے آپکی طاقت وشوکت کا حال معلوم ہوگیا تھا اور ہم پہلے ہی مطیع ہوچکے تھے۔

حضرت سلیمان کو بلقیس کی فہم و فراست سے ایک اثر پیدا ہوا تو بمقتضائے منصب نبوت بلقیس کو نصیحت کی اور ماسوا اللہ کی پرستش کرنیسے روکا۔

دوسرا امتحان اس طرح لیا کہ جس محل کے صحن مین پانی کا حوض سفید شیشے کا پٹا ہوا تھا اُس مین رنگ برنگ کی مچھلیان تھین اُسی محل مین دربار منعقد کیا اور جب شرکت دربار کے لئے بلقیس سے کہا گیا کہ اس محل مین چلو تو بلقیس نے پانی کی لہرین اور مچھلیون کا پھرنا دیکھکر یہ سمجھا کہ اس پانی مین سے چلنا ہوگا جلدی مین اُسکے اوپر شیشے کے پٹاو کا خیال نہ کیا پانی مین گذرنے کے لئے اپنی دونون پنڈلیون پر سے کپڑا اُٹھالیا جیسا کہ عامتاً پانی مین چلنے کے لئے پاجامہ وغیرہ کو پنڈلیون پر سے اٹھا دیتے ہین۔

حضرت سلیمان نے فرمایا کہ یہ حوض تو شیشون سے پٹا ہوا ہے۔

اسپر بلقیس متنبہ ہوئی اور شیشون کا خیال نہ کرنے سے شرمندہ و خجل ہوکر سمجھہ گئی کہ حضرت سلیمان کو اللہ تعالےٰ نے بڑی عقل و دانائی بخشی ہے عجیب حیرت انگیز محل و حوض وغیرہ تیار کئے ہین بڑے بڑے طاقتور جن اور صاحب علم لوگ اس کے مطیع ہین بیشک جو نصیحت سلیمان کرتا ہے بالکل درست ہے اُسکو تسلیم کرکے آفتاب پرستی چھوڑ دینا چاہئے۔

پس یہ خیال کرکے بلقیس نے بآواز بلند توبہ کی اور کہا کہ "اے میرے رب بیشک مین نے اپنے نفس پر آفتاب پرستی کرنے مین

سراسر ظلم وستم کیا تھا اب مین توبہ کرتی ہون اور حضرت سلیمان کیساتھہ اُس اللہ پر ایمان لاتی ہون جو تمام عالم کا پالنے والا ہے۔

نوٹ

قرآن شریف مین اس قصہ کو صرف اسیقدر بیان کرکے چھوڑ دیا گیا ہے اور بیشک اسیقدر کافی تھا کیونکہ قرآن مجید مین ایک فرمانروا خاتون کی عقلمندی کا ذکر اسی لئے تھا کہ وہ عقلمندی اور دانائی کی وجہ سے آخرکار توحید پر ایمان لآئی توحید پر ایمان لے آنا قرآن شریف کی تعلیم اور تبلیغ کا اصل مقصد ہے بیشک اصلی دانائی اور عقلمندی یہی ہے کہ انسان دنیوی درستی کے ساتھہ عاقبت کی درستی سے غافل نہ ہو۔ فقط

سعیدالدین

الطلاق

سلسلہ کے لئے ملاحظہ ہو ظل السلطان ۱۵ جنوری ۱۹۱۶ء نمبر

ذیل مین ہم ایک نقشہ اور درج کرتے ہین جس سے یہ معلوم ہوگا کہ انگلستان مین طلاق کی درخواستین کسقدر مردون کی طرف سے گذرین اور کسقدر درخواستین عورتون نے دین۔

سنہ	تعداد درخواست مردونکی طرفسے	سنہ	تعداد درخواست عورتونکی طرفسے
۱۸۹۵ء	۳۵۷ 〃	۱۸۹۵ء	۳۲۶ 〃

MAKAIAS
Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in
MAULANA ABUL KALAM AZAD INSTITUTE OF ASIAN STUDIES

سنہ	تعداد درخواست	مردونکی طرفسے	سنہ	تعداد درخواست	عورتونکی طرفسے
۱۸۹۶ء	۳۹۶	〃	۱۸۹۶ء	۳۷۶	〃
۱۸۹۷ء	۴۱۶	〃	۱۸۹۷ء	۳۲۵	〃
۱۸۹۸ء	۴۰۵	〃	۱۸۹۸ء	۳۴۵	〃
۱۸۹۹ء	۳۸۷	〃	۱۸۹۹ء	۳۴۰	〃
۱۹۰۵ء	۴۳۴	〃	۱۹۰۵ء	۴۱۰	〃

ان مین فیصدی ۰۷ درخواستین منظور ہوتی ہین۔ لیکن اب منظور شدہ درخواستون کی تعداد روز بروز بڑہتی جاتی ہے۔ یورپ کے دوسرے ملکون مثلاً فرانس، سیکسنی، بلجیم، ہالینڈ، سویڈن وغیرہ کی بھی حالت قریب قریب یہی حالت ہے طلاق کی عام گرم بازاری انگلستان کی طرح وہان بھی ہے اور جو ملک جسقدر بدکاری مین منہمک ہے اسیقدر طلاق و افتراق کی کثرت ہے فرانس ممالک یورپ مین بدکاری و ہواپرستی کا مرکز ہے اس بنا پر تمام ممالک کے لحاظ سے وہان طلاق کی بھی کثرت ہے چنانچہ اعداد و شمار کے موازنہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہان اس ۳۰ سال کے عرصہ مین طلاقون کی تعداد دگنی سے زائد ہوگئی ہے۔ طلاقون کی تعداد مین جسقدر اضافہ ہوتا جاتا ہے اُسیقدر ناجائز بچون کی پیدائش مین بھی اضافہ ہوتا جاتا ہے چنانچہ انیسوین صدی کے آغاز مین فرانس مین ان بچون کی شرح پیدائش فی صد ۷ء۴ تھی مگر ۱۸۶۹ء مین ۲۵ء۷ تک پہونچگئی اور اب تو اور ترقی پر ہے۔ اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ یورپ بالخصوص فرانس مین محرکات طلاق کیا ہین۔

اگر چند دنون یہی حالت رہی اور یقیناً رہیگی تو نکاح کا نظام ہی سرے سے درہم برہم ہوجائیگا اور یہ وہ زمانہ ہوگا جب دنیا دیکھیگی کہ وحشت اور تمدن کے نتائج مین اتحاد مشابہت یکرنگی اور ہمواری پائی جاتی ہے بہرحال اس موقع پر ہم ایک عام نقشہ درج کرتے ہین جس سے یورپ کے تمام ممالک کی تعداد طلاق اور ملن کے باہمی تناسب کا اندازہ ہوگا۔

سنہ	فرانس	سیکسنی	بلجیم	ہالینڈ	سویڈن
۱۸۵۱-۵۵	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۱۸۵۶-۶۰	۱۲۸	۸۳	۱۴۰	۱۰۰	۹۸
۱۸۶۱-۶۵	۱۵۰	۷۵	۱۶۰	۱۰۲	۱۰۹
۱۸۶۶-۷۰	۱۹۰	۷۲	۱۹۰	۱۱۵	۱۱۳
۱۸۷۱-۷۵	۱۶۳	۸۰	۲۸۰	۱۳۹	۱۳۲
۱۸۷۶-۸۰	۲۲۵	۱۰۵	۴۲۰	۱۵۱	۱۶۱

یہ چند سالون کی فہرست طلاق ہے جس سے سرسری طور پر معلوم ہوسکتا ہے کہ ہر سال طلاق کی تعداد کسقدر ترقی کرتی جاتی ہے۔ اور اب تو اس تعداد مین اس سے کہین زیادہ کا اضافہ ہوگیا ہوگا۔

(۱۱)

طلاق کے متعلق تمام وحشی متمدن اور نیم وحشی قومون کا جو طرز عمل قانون اور رسم و رواج تھا اس کا اجمالی نقشہ تمھاری نگاہ کے سامنے آگیا ہوگا۔ اب ایک قوم اور ایک مذہب اور رہ گیا ہے جو یورپ کی اصطلاح مین وحشت کی زندہ تصویر اور بربریت کا خوفناک مجسمہ ہے اور جسکو اسلام کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in
MAULANA ABUL KALAM AZAD INSTITUTE OF ASIAN STUDIES
MAKAIAS

طلاق کے متعلق اسلام نے جو جو اصلاحین کین اُس کے اندازہ کرنے کے لئے صرف گذشتہ اور موجودہ قومونکا طرزِ عمل کافی نہین ہے بلکہ اس کے لیے خود اہل عرب کی حالت پر نظر ڈالنی چاہئے کیونکہ جیسا کہ شاہ ولی اللہ صاحب نے "حجۃ اللہ البالغہ" مین لکھا ہے ہر پیغمبر سب سے زیادہ اپنی قوم کی رسم و رواج کا لحاظ رکھتا ہے۔ اسلام نے بھی طلاق کی اصلاح اہل عرب کی حالت کے موافق کی ہے۔ البتہ اُس مین ایسے عام اور کلی اصول موجود ہین جنکے ذریعہ سے تمام قومون کی اصلاح کیجاسکتی ہے۔

اسلام سے پہلے عرب مین طلاق کے مختلف طریقے جاری تھے جنکی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) ایک طریقہ اسی متداول طلاق کا تھا جسکو اسلام نے قائم رکھا ہے۔ ہر شخص بدفعات تین طلاق دیتا تھا۔ اور جب تک یہ تعداد پوری نہ ہوجائے، رجعت کرسکتا تھا، اسلام نے اس طریقہ کو قائم رکھا ہے، اور اُسکو طلاق سنی کہتی ہین، کہا جاتا ہے کہ یہ طریقہ حضرت اسمٰعیلؑ کی یادگار ہے کہ اُنھین نے اُس سنت حسنہ کی ابتدا کی تھی لیکن عرب کی غیرت و حمیت نے اس مین اور بھی بہت سی باتین اضافہ کردی تھین جسکی وجہ سے طلاق عورت کے لئے ایک شکنجہ عذاب بنگئی تھی۔ طلاق اب بھی غیرت و شرافت کے خلاف سمجھا جاتا ہے، اور اہل عرب تو اور بھی خلاف غیرت سمجھتے تھے، چنانچہ سعد بن عبادہ کے متعلق صحابہ کے الفاظ یہ ہین۔

انہ رجل غیور ما تزوج امراۃ الا بکراً	وہ غیرت دار آدمی ہے کبھی کنواری کے سوا دوسری

وما طلق امراۃ	عورت سے شادی نہین کی اور کبھی عورت کو طلاق نہین دی

بایں ہمہ مجبوراً طلاق دینی پڑتی تھی۔ اس لئے عورت کو ستانے یا روک رکھنے کیلئے جب انقضاء عدت کا زمانہ قریب آتا تھا تو بلاضرورت اس غرض سے رجعت کر لیتے تھے کہ عدت کا زمانہ بڑھ جاے اُنکو اس قسم کی طلاق اور رجعت کا غیر محدود اختیار حاصل تھا اس بنا پر نکاح اور طلاق کے درمیان عورت کے لئے یہ تیسری منزل تھی جو طلاق سے بھی زیادہ دشوار گذار تھی۔

اسباب النزول واحدی مین ہے۔ (صفحہ ۵۵)

کان الرجل اذا طلق امراتہ ثم ارتجعہا	کوئی شخص جب بیوی کو طلاق دیتا تھا اور
قبل ان تنقضی عدتہا کان ذلک لہ	پھر زمانہ عدت گذرنے سے پہلے رجعت کرلیتا تھا
وان طلقہا الف مرۃ	تو اُسکو یہ اختیار حاصل تھا گو بی بی کو ہزارون بار طلاق دیچکا ہو

اگر خوش قسمتی سے عورت اس شکنجہ عذاب سے نجات پاجاتی تھی اور اُسکی عدت کا زمانہ گذر جاتا تھا تب بھی وہ دوسرا نکاح نہین کرسکتی تھی وہ لوگ اسکو نہین پسند کرتے تھے کہ اُنکی بی بی کسی دوسرے کے یہان جائے کیونکہ یہ اُنکی غیرت و حمیت کے خلاف تھا۔

بلوغ الارب فی احوال العرب مین ہے۔

کانوا یمنعون النساء ان یتزوجن بعد	عورتون کو زمانہ عدت گذرنیکے بعد غیرت جاہلی
انقضاء عدتہن حمیۃ جاھلیۃ	کی بنا پر نکاح سے روک رکھتے تھے۔

جب کوئی چیز ذلت کے انتہائی درجہ کو پہونچ جاتی ہے تو اُسکو ہر شخص بازیچۂ اطفال بنا لیتا ہے عرب مین عورت ذلت کے اس آخری نقطہ سے بھی آگے بڑھ گئی تھی اس بنا پر نکاح یا طلاق کوئی اہم چیز

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in
MAULANA ABUL KALAM AZAD INSTITUTE OF ASIAN STUDIES

نہین خیال کیجاتی تھی۔ بالخصوص طلاق تو ایک تفریحی مشغلہ تھا جس سے بآسانی مسرت حاصل کیجاتی تھی۔

بلوغ الارب فی احوال العرب مین ہے۔

کان الرجل یطلق امراته او یتزوج ویقول کنت لاعبا۔	آدمی اپنی بیوی کو طلاق دیتا تھا یا نکاح کرتا تھا تو کہتا تھا کہ مین نے یہ کھیل سمجھکر کیا ہے۔

(۲) عرب مین طلاق کی ایک صورت ایلار تھی۔ شوہر قسم کھا لیتا تھا کہ بی بی سے ایک محدود مدت تک کے لئے متمتع نہ ہوگا۔ اسلام نے بھی ایلار کو قائم رکھا ہے۔ لیکن اہل عرب نے ایلار کی مدت غیر محدود قرار دی تھی جس سے ان کا مقصد عورت کو روک رکھنا یا ستانا تھا اسلام نے اس مدت کو گھٹا کر چار مہینہ کردیا، اس کے بعد عورت مطلقہ ہوجاتی ہے۔

اسباب النزول واحدی مین ہے۔ (صفحہ ۵۴)

کان الایلاء ضرار اهل الجاهلیة کان الرجل لا یرید المرأة ولا یحب ان یتزوجها غیره فیحلف ان لا یقربها ابدًا وکان یترکها کذلك لا ایما ولا ذات بعل۔	ایلار عرب جاہلیت کی ستانیکا ایک طریقہ تھا آدمی نہ خود بی بی کو پسند کرتا تھا نہ یہ چاہتا تھا کہ وہ دوسری سے نکاح کرے اس لئے قسم کھا لیتا تھا کہ اس سے کبھی نہ ملیگا اور اسکو اسی طرح چھوڑ رکھتا تھا نہ وہ بیوہ ہوتی تھی نہ صاحب شوہر

(۳) طلاق کا ایک طریقہ ظہار تھا ظہار کے یہ معنے ہین کہ مرد اپنی بی بی کو محرمات مثلاً ماں بہن وغیرہ کے کسی عضو سے تشبیہ دیتا تھا مثلاً کہتا تھا کہ "تم میرے لئے میری ماں کی پیٹھ یا پیٹ کی طرح ہو اس لئے ان محرمات کی طرح اُسپر بیوی بھی حرام ہوجاتی تھی۔

(۴) طلاق کی یہ صورتین مردون کے لئے مخصوص تھین۔ عورت کو

طلاق کی صرف ایک صورت یعنی خلع کا اختیار حاصل تھا۔ بلوغ الارب مین امالی ابوبکر بن درید سے خلع کی ابتدائی تاریخ کے متعلق یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ عامر بن الظرب نے اپنے بھتیجے عامر بن الحارث سے اپنی لڑکی کی شادی کی۔ جب وہ لڑکی شوہر کے پاس گئی تو اُسکو اُس سے نفرت پیدا ہوگئی۔ شوہر نے اُس کے باپ سے اُسکی شکایت کی وہ منصف آدمی تھا اُس نے کہا کہ "مین تم پر بی بی کی مفارقت اور مال یعنی مہر دونون کا بوجھ نہین ڈال سکتا تم نے جو مال (مہر) دیا ہے اُسکو معاوضہ مین مین اس کا خلع کرتا ہون"، علما کا خیال ہے کہ عرب مین یہ پہلا خلع ہے اور یہ عجیب بات ہے کہ خلع کی تاریخ قوانین ارتقار کے اثر سے بالکل محفوظ ہے جسطرح خلع کا یہ طریقہ قائم ہوا۔ اسی طرح عرب مین بھی قائم رہا اور اسلام مین بھی قائم ہے۔

(۱۲)

اسلام آیا تو اُس نے سب سے پہلے اسباب طلاق کی تشخیص کی۔ عرب مین گو طلاق کی مختلف شکلین پیدا ہوگئی تھین جو دوسری قومون سے ممتاز نہین۔ لیکن اسباب وہی تھے جو تمام قومون مین مشترک طور پر پائے جاتے تھے۔

(۱) طلاق کا عام سبب شہوت پرستی اور حسن وجمال کی لفریبی ہے عرب مین مردون کے علاوہ عورتون نے بھی ان جذبات کے سامنے سر تسلیم خم کردیا تھا جو عموماً محرک طلاق ہوتا تھا۔ ہم اوپر لکھ آئے ہین کہ تمدن و وحشت کے نتائج مین اتحاد پایا جاتا ہے اس سلسلہ مین یہ اتحاد اور بھی نمایان ہوجاتا ہے تم نے مہذب روم کی ایک

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in

عورت کا حال پڑھا ہوگا جو ۲۲ شوہرون سے نکاح کر چکی تھی۔ وحشی عربون مین بھی اس قسم کی مثالین موجود تھین جو تمدن و وحشت کے ان نتائج متحدہ کو اور بھی زیادہ نمایان کرتی ہین۔ عمرہ بنت سعد المعروفہ "بام خارجہ" کی نسبت مشہور ہے کہ شوہر کا تغیر و تبدل اسکا پیشہ تھا چندروز ایک شخص کے یہان رہ کے دوسرے شوہر کے پاس چلی جاتی تھی یہان تک کہ کم و بیش چالیس آدمیون کو اُسکے نکاح کا شرف حاصل ہوا۔ عاتکہ بنت مرہ بن ہلال السلمیتہ، فاطمۃ بنت الخرشب الانماریہ ماریہ بنت الجعید ی العبدیہ وغیرہ بھی اس قسم کی عورتین تھین۔ اہل عرب نے ان عورتون کو ذواقہ (چکھنے والی عورت) کا شرمناک خطاب دیا تھا اس مرض نے اس قدر ترقی کی تھی کہ بعض عورتین اس شرط پر نکاح کرتی تھین کہ اُنکو ہر وقت طلاق کا اختیار حاصل ہوگا۔

(۲) حسن صورت کے بعد حسن سیرت کا درجہ ہے اور متوسط درجہ کی متمدن اقوام مین اکثر عورت کے فضائل و مناقب کا دیباچہ بھی حسن سیرت ہے۔ عورت جب اس زیور سے معرا ہوتی ہی تو تباغض و تجاذب و تدافع شروع ہوتا ہے جسکی انتہا طلاق پر ہوتی ہے اس لئے طلاق کا دوسرا سبب عورت کا بدخو ہونا ہے۔

(۳) لیکن طلاق کا ایک تیسرا سبب اور بھی ہے جس کا ظہور اُسوقت ہوتا ہے جب طلاق کا کوئی صحیح اور جائز سبب موجود نہین ہوتا چنانچہ ہم اوپر لکھہ آئے ہین کہ جب کوئی چیز نہایت ذلیل ہوجاتی ہے تو اُسکی موت حیات کے لئے اسباب و علل کی کوئی ضرورت نہین ہوتی۔ خود اُسکی ذلت ہی اس کا مستقل سبب بن جاتی ہے۔ عرب مین عورت

کی یہی حالت تھی اس لئے طلاق کا ایک یہ سبب پیدا ہوگیا تھا کہ لوگ بلا سبب تفریحی مشغلہ سمجھکر طلاق دیدیا کرتے تھے۔ اسلام آیا تو طلاق کے یہ اسباب مختلفہ اور اقسام متنوعہ اپنی پوری قوت اور وسعت کے ساتھہ عرب مین موجود تھے۔ اسلام نے عرب کی حالت مین جو جدید انقلاب پیدا کردیا اُس نے اُن قدرتی اسباب کے ساتھہ طلاق کے اور بھی متعدد مذہبی و تمدنی اسباب پیدا کر دئے اور اسلام اپنے نظام ترکیبی کے لحاظ سے اُنکے پیدا کرنے پر مجبور تھا۔ لڑائیان مستقل جاری رہتی تھین اس لئے لوگ جہاد کے لئے جاتے تھے تو عورتون کو طلاق دیکے جاتے تھے۔ چنانچہ احادیث مین متعدد صحابہ کا ذکر ہے جنہون نے جہاد کی غرض سے طلاق دینا چاہا تھا فتوحات کا دائرہ وسیع ہوتا جاتا تھا مفتوحہ ممالک مین عمال بھیجے جاتے تھے چونکہ عمال کو بشرکاے جہاد کی طرح عموماً سفر مین رہنا پڑتا تھا۔ اس لئے وہ لوگ بھی بیویون کو طلاق دیدیتے تھے۔ چنانچہ فاطمہ بنت قیس کی طلاق اسی طور پر واقع ہوئی تھی۔ زمانۂ جاہلیت مین بعض بعض لوگون کے پاس دس دس بیویان تھین۔ اسلام نے چار بیوی کی تحدید کردی تھی اس لئے بقیہ عورتون کو علیحدہ کرنا پڑتا تھا۔ بعض لوگون کے نکاح مین دو بہنین تھین اسلام نے اُن کے اجتماع کو ناجائز قرار دیا اس لئے ایک کو طلاق دینا ضرور تھا۔ بعض لوگون کے پاس بعض کافرہ عورتین تھین۔ قرآن مجید مین اُنکے متعلق خاص آیت نازل ہوئی لَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ کافر عورتون کو نہ رکھو۔ اس بنا پر اُنکو طلاق دینی پڑی۔ اگر مرض اور مرض کا صرف ایک سبب ہو تو وہ کوئی خطرناک چیز نہین اور اُس کے علاج مین آسانی کے ساتھہ کامیابی ہوسکتی ہے۔ لیکن اگر ایک مریض امراض

MAKAIAS
MAULANA ABUL KALAM AZAD INSTITUTE OF ASIAN STUDIES
Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in

مرکبہ مین مبتلا ہو، امراض کے متعدد اسباب ہون تو اُس حالت مین علاج نہایت مشکل ہوجاتا ہے اور طبیب کو بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہوتی ہی عرب کے تمدنی امراض مین طلاق اسی قسم کا مرض تھا اُس کی مختلف قسمین اور متعدد اسباب تھے۔ اسلام ایک روحانی طبیب تھا اس لئے اُس نے اسکو نہایت مہتم بالشان مسئلہ قرار دیا اور انسداد مرض مین اپنی پوری اخلاقی و قانونی قوت سے کام لیا۔ مذہب اور قانون مین صرف یہ فرق ہے کہ قانون کو اخلاقی اصلاح سے کوئی تعلق نہین۔ جرم کے سرزد ہو جانے کے بعد قانون سے کام لیا جاسکتا ہے۔ جرم کے قبل و بعد کا زمانہ قانون کے احاطۂ اقتدار سے باہر ہے۔ بخلاف اس کے مذہب کا کام صرف اخلاقی اصلاح ہے۔ وہ جرم سے پہلے انسان کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے اور جرم کے بعد توبہ و استغفار کی تلقین کرتا ہے۔ بہرحال قانون و مذہب کے حدود الگ الگ ہین۔ اسلام ایک کامل ترین مذہب تھا۔ اس لئے اُس نے سب سے پہلے طلاق کی اصلاح مین اپنی اخلاقی طاقت سے کام لیا۔ طلاق کا بڑا سبب شہوت پرستی تھی۔ اسلام نے پہلے کلی طور پر بتایا کہ نکاح کا یہ مقصد نہین ہے۔

مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ ۝

عورتین قید مین ہی کو ہین مستی نکالنے کو

وَخَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ؕ

اور تمھاری جنس سی تمھاری لئے بیویان پیدا کین تاکہ تم اُن سی تسکین پاؤ اور تم دونون مین محبت پیدا کی۔

شہوت پرستی کا اظہار مختلف طریقون سے ہوتا ہے۔ عورت خوش

سیرت ہے۔ مگر حسین نہین ہے۔ اس لئے مرد اُس سے نفرت کرتا ہی اسلام نے اس موقع پر یہ اخلاقی نصیحت کی۔

فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ۝

تو اگر تم اُنکو ناپسند کرو تو یہ ہوسکتا ہی کہ تم کو ایک چیز ناپسند ہو اور خدا اس مین بہت کچھ بھلائی پیدا کرے۔

کبھی کبھی اس قسم کے جذبات حسن صورت کو حسن سیرت پر ترجیح دیتے ہین۔ اول تو یہ مقصد نکاح کے خلاف تھا۔ دوسرے زوال حسن کے ساتھ جب اخلاقی برائیان نمایان ہوتی ہین تو تعلقات مین سخت ناگواری پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی بنا پر جناب رسالت پناہ نے اس شراب سے بچنے کی ہدایت فرمائی۔

ایاکم وخضراء الدمن اُن عورتون سی بچو جو برسات کی گھاس کی طرح جلد خشک ہو جاتی ہین

اخلاقی نصائح کے بعد حسب ذیل قانونی اصلاحین کین۔

(۱) طلاق کا غیر محدود اختیار باطل کر دیا۔ تین طلاق کے بعد مرد رجعت نہین کرسکتا۔

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۠ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ ؕ

طلاق صرف دو بار دی جاسکتی ہے اسکے بعد یا روک لو یا عورت کو چھوڑ دو۔

(۲) طلاق کے بعد بھی عورتون کو دوسرے نکاح کی اجازت نہ دیتے تھے تاکہ مہر معاف کروالین یا یہ کہ اپنی بی بی کا دوسرے کے نکاح مین آنا اُنکے لئے موجب عار تھا اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی

وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا

اُنکو اس غرض سی نہ روک رکھو کہ اُن پر ظلم کرو

(۳) محض تفریح و مذاق کے لئے طلاق دیتے تھے جس سی عورت کی

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in

تو نہین ہوتی تھی اس لئے اس قسم کی طلاق کو حقیقی طلاق قرار دیا کہ لوگ اس مذاق سے باز آئین چنانچہ احادیث مین اسکی تصریح ہے۔

(۴) ایلار کی غیر محدود مدت کو جس سے عورت بالکل معلقہ رہتی تھی محدود کرکے چار مہینہ کردیا۔

(۵) خلع کا رواج عرب مین تھا اسکو قائم رکھا لیکن چونکہ عورت کی شرافت یہی ہے کہ وہ ہر قسم کے مصائب برداشت کرے اور مرد سے جدا نہ ہو اس لئے اُسکو منافقت قرار دیا حدیث مین ہے۔

المختلعات هن المنافقات	خلع کرانے والی عورتین منافق ہین۔

ان جزئی اصلاحات کے ساتھہ طلاق کو قومی حق قرار دیا یعنی صرف شوہر کو اسکا اختیار نہین بلکہ تمام قوم اس مین مداخلت کرسکتی ہے

وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا	اگر مرد اور عورت مین ناچاقی کا خوف ہو تو ایک پنچ مرد کی جانب سے اور ایک عورت کی جانب سے مقرر کردو

سب سے بڑھکر یہ کہ طلاق کو ابغض المباحات یعنی بدترین چیز قرار دیا جو سخت مجبوری کی حالت مین دیجاسکتی ہے۔ اس لئے جا بجا مرد اور عورت کو مصالحت کی تلقین کی۔

وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ	اگر عورت کو مرد کی طرف سے بیرخی اور جھگڑے کا ڈر ہو تو باہم صلح کرلین صلح بہتر چیز ہے۔

ان ہی پابندیون کا نتیجہ ہے کہ آج اسلامی ممالک اُس وبای عام سے محفوظ ہین جو یورپ مین پھیلی ہوئی ہے اور اگر کسی ملک مین اُس کا اثر پایا جاتا ہی تو وہ یورپ ہی کے تمدن کا نتیجہ ہوگا۔

عبد السلام (ندوی)

اخبار مدینہ

مدینہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم (روحی فداہ) کی یاد کو تازہ کرنے والا ہے۔

مدینہ ادبی لطیف مضامین، تاریخ کے خصوصی واقعات، اخبارات و رسائل سے دلچسپ اقتباسات، دلاویز منظومات دنیا بھر کی خبرون اور تاربرقیات کے شائع کرنے مین ایک خاص خصوصیت رکھتا ہے

مدینہ کے ملکی و مذہبی مقالات قابل دید ہوتے ہین۔

مدینہ خادم ملت خیر خواہ حکومت ہے۔

مدینہ کی تحریر خوشخط، چھپائی عمدہ تقطیع، مناسب ہے۔

مدینہ ہر ماہ انگریزی کی یکم ۔۸۔۱۵۔۲۲۔ تاریخ کو ٹھیک وقت پر شائع ہوتا ہے اور سال بھر مین کوئی تعطیل نہین منا تا۔

مدینہ کی قیمت سالانہ پیشگی ہے ششماہی عہ سہ ماہی عمر طلبا سے عہ سالانہ نمونہ مفت جو صاحب درخواست خریداری کی ہمراہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائین گے اُنکو ایک نفیس نقشہ رنگین روغنی مدینہ منورہ بطور ہدیہ پیش کیا جائیگا۔

المشتہر

محمد مجید حسن مالک و منیجر اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ)

MAKAIAS
MAULANA ABUL KALAM AZAD INSTITUTE OF ASIAN STUDIES
Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in

مرج البحرین

مصنفہ

حکیم عبدالحمید صاحب

اس کتاب مین سر سے لیکر پاؤن تک کے کل امراض کا بیان ہے اور انکو اسباب وعلامات معالجات یونانی و ڈاکٹری طریقہ کے موافق لکھے گئے ہین اور علاج کے ذیل مین عالیجناب جاذق الملک حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب دہلوی کے تمام معمولات مطب اور انکے خاندانی نسخے اور عالیجناب حکیم نور الحسن صاحب مرحوم سابق افسر الاطباء ریاست بہوپال کے ۳۰ سالہ تجربات درج کئے گئے ہین ڈاکٹری علاج بھی خوش اسلوبی کیساتھہ علیحدہ لکھا گیا ہے جسمین ہر مرض کے مجرب اور چیدہ چیدہ نسخے موجود ہین بلا مبالغہ یہ کتاب یونانی و ڈاکٹری معالجات مین ایسی مفید اور جامع کتاب ہے جو مبتدی اور منتہی طبیب اور ڈاکٹر اور عام شائقین سبکیلئے برابر مفید ہے اور اس سے زیادہ مجرب نسخے کسی دوسری کتاب مین نہین ملسکتے یہی وجہ ہے کہ تھوڑے ہی عرصہ مین اسکا دوسرا ایڈیشن بھی قریب الاختتام ہے چنانچہ اس کتاب کے تینون حصے جو بالکل ختم ہو چکے تھے انمین سے حصہ اول و دوم نہایت صحت کیساتھہ بعد ترمیم و نظر ثانی و نیز اضافہ نسخہ جات مجربہ کے بار دیگر طبع ہو گئے ہین اور حصہ سوم جو زیر طبع تھا وہ اب چھپکر تیار ہو گیا ہے چھپائی صاف اور کاغذ سفید قسم اعلے تقطیع ۲۰×۲۶ حجم تینون حصونکا تقریبًا چودہ سو صفحات ہے قیمت علاوہ محصولڈاک حسب ذیل مقرر ہے۔ حصہ اول مرج البحرین عہ/ حصہ دوم مرج البحرین ۱۲ آر حصہ سوم مرج البحرین عہ/

تکمیل الطب حصہ اول عہ/ تکمیل الطب حصہ دوم عہ/

آنریری منیجر ظل السلطان

اصلی حسن افزا صابون

جو گورے و خوبصورت ہونے کی بے نظیر ایجاد ہے تازہ تازہ پھولون اور طبی ادویات سے تیار کیا جاتا ہے جو رنگت کو نکھارتا منہ اور ہاتھون کو آئینہ وار شفاف بنا دیتا ہے اور جلد کی تمام جھائیان، مہاسے۔ داغ۔ دھبے پھوڑے پھنسیان زائل کر دیتا ہے اور جلد کو مخمل کے مانند ملائم اور گلاب کی پتی کی طرح خوبصورت بنا دیتا ہے صرف سات روز مل کر نہانے سے کالا رنگ کملایا ہوا چہرہ صاف ہو کر بدن گورا اور خوبصورت نکل آتا ہے۔ بدن پر شنجرف کی سی سرخی نظر آنے لگتی ہے معزز رئیسون اور خاص بیگمات نے پسند فرمایا ہے قیمت بھی معمولی ہے۔ یعنی فی بکس تین ٹکیہ مع ایک نفیس صابون دانی کے صرف ایک روپیہ عہ/

روغن دلبہار گیسو دراز

یہ نفیس تیل جو اپنی مستانہ خوشبو مین لاجواب ہے اسکو خواتین نے خاص طور پر پسند فرمایا ہے اسکے استعمال سے روح کو تازگی اور دل کو فرحت ہوتی ہے خشکی دماغ کو رفع کرتا ہے اس کے استعمال سے بال لمبے و سیاہ اور باریک ہو کر ریشم کی طرح ملائم ہو جاتے ہین۔ اسکی بھینی بھینی خوشبو سے دماغ معطر ہو جاتا ہے طبیعت ہر وقت مسرور اور ہشاش بشاش رہتی ہے قیمت فی شیشی دس تولہ ایک روپیہ (عہ/) دوا خانہ کی بڑی فہرست مفت طلب کرین۔

حکیم محمد یعقوب خان مالک دوا خانہ نورتن دہلی بازار فراشخانہ

Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in
MAULANA ABUL KALAM AZAD INSTITUTE OF ASIAN STUDIES
MAKAIAS

مرقع بلجیم

یورپ کی موجودہ ہولناک جنگ کا دلگداز فوٹو بلجیم کی تباہی اور پریشانی کا بھیانک منظر حسرت اور یاس کا خون رُلانیوالا البم شجاعت اور ظلم مین نمایان فرق دکھانیوالی کسوٹی صرف یہی ایک کتاب ہے جسمین اسباب جنگ پر مبسوط بحث کیگئی ہے اور ولی عہد آسٹریا کے قتل سے لیکر بلجیم پر حملہ ہونے تک کے تفصیلی واقعات اور گورنمنٹ برطانیہ، روس، فرانس، سرویا، آسٹریا اور بلجیم کی باہمی مراسلت تاریخوار تفصیل کیساتھ درج ہے اور بلجیم کی تباہی اور پریشانی کے متعلق چشم دید واقعات فراہم کئے گئے ہین جو نہایت مستند اور معتبر معلومات پر مبنی ہین۔ یہ اپنی قسم کی پہلی کتاب ہے جو اردو مین شایع کیجاتی ہے۔ کیونکہ یہ ایک ایسی سیاست دان اور مشہور مصنف مسٹر ولیم پی کوکس کے زور قلم کا نتیجہ ہے جسکی عمر کا بیشتر حصہ بین الاقوامی سیاسیات کے مطالعہ اور بحث کرنے مین صرف ہوا ہے۔ یہی فاضل مصنف لندن کے مشہور ہفتہ وار باتصویر اخبار وار آف دی نیشنس (جنگ اقوام) کا اڈیٹر ہے اور موجودہ جنگ پر بھی اس نے متعدد کتابین تصنیف کی ہین۔ لیکن اس کتاب کو یورپ مین عام مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ ہم نے محض ملکی آگاہی کے لئے نہایت سلیس اور بامحاورہ اُردو کا اس کو لباس پہنا دیا ہے۔

مرقع بلجیم نہایت نفیس کاغذ پر طبع ہوی ہے اور ہاتھون ہاتھ فروخت ہو رہی ہے جلد درخواست خریداری روانہ فرمائیے۔ ورنہ دوسرے اڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

قیمت بلاجلد ۸ر مجلد عہ ر

المشتہر شان الٰہی زبیری منیجر اخبار المیزان علیگڈھ